نعتیہ مجموعۂ کلام

یٰسٓ وطٰہٰ

از نتیجۂ فکر: محمد امین اعجاز، برہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰسٓ و طٰہٰ

نعتیہ مجموعۂ کلام

نتیجۂ فکر

محمد امین اعجاز

صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب کا نام	یٰسٓ وطٰہٰ
نگراں	پیرِ طریقت سید محمد فاروق میاں چشتی مدظلہ العالی پیرِ طریقت الحاج محمد مشتاق اشرف مدظلہ العالی
نتیجۂ فکر	محمد امین اعجاز برہان پور
مشیر	ماسٹر محمد حشمت اللہ انصاری
مرتّب	لطیف شاہد جمیل اصغر ہارون ایاز قادری
ناشر	زبیر بہادر جوش جاوید عرشی الحاج محمد نصیر انصاری
تزئین	سعید احمر پیکار عقیل عظمت
تعداد	پانچ سو بارِ اوّل 2005 ہدیہ -/100
کمپوزنگ	انصاری گرافکس (رئیس احمد انصاری)
طباعت	انصاری آفسیٹ مومن پورہ برہان پور
تصانیف	اعجازِ فکر' صحرا کی پیاس' زیتون کی ٹہنی نعتیہ مجموعہ 'م'

مجلسِ عاملہ

الحاج عبدالرب سیٹھ سید فرید سیٹھ ریاض الدین سیٹھ الطاف انصاری ایڈوکیٹ
محمد آصف انصاری حاجی منان نعیم اختر رفیق انصاری رئیس انصاری فرید انصاری
طاہر نقاش عارف انصاری شکیل محور جعفر پہلوان عابد قزلباش پیارے صاحب اشرفی
حنیف انصاری مسعود گوٹے والا حسن بیباک حفظ المقدور نعیم نیاز جمیل انصاری
سہیل صدیقی رحمٰن جامی احمد نثار انیس انصاری محمد جابر واحد انصاری فرید پہلوان
خالد انور صادق اشرفی یوسف فراز طالب صابری محمد صداقت فاروقی اختر انصاری

ملنے کا پتہ ✻ محمد امین اعجاز ابن حاجی حفیظ اللہ مرحوم
حاجی منزل مومن پورہ برہان پور (ایم۔پی) 256390 (07325)
✻ غالب آسی ہولی ناندیڑ (ودھربھ)
✻ انصاری بک سیلرس مین روڈ کھرگون
✻ ڈاکٹر شفیق ناظم ماسٹر کالونی جلگاؤں

بفیضِ روحانی

حضرت صوفی باصفا سید شاہ خواجہ محمد نذیر میاں چشتی رحمۃ اللہ علیہ
(المعروف دادا نذیر میاں)

حضرت علامہ مولانا شیخِ طریقت محمد حبیب الرحمٰن قادری عباسی رحمۃ اللہ علیہ
(المعروف مجاہدِ ملت)

پیرِ طریقت ابوالمقصود الحاج عبدالغفور بخش اللہ شاہ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
(المعروف سرکارِ برہان پور)

انتساب

میں اپنے اس نعتیہ مجموعہ کلام یٰسٓ وطٰہٰ
کو اپنے مرحوم والدین کے نام منسوب کرتا ہوں
جن کی تربیت نے مجھے محبت الٰہی اور عشقِ رسول سے آشنا کیا
اللہ تبارک تعالیٰ اس نعتیہ مجموعہ کے صدقے ان کی مغفرت فرمائے
آمین ثمہ آمین

محمد امین اعجاز

محمد امین اعجاز

اور

نعتیہ مجموعہ کلام یٰسٓ وطٰہٰ

آقائے نامدار حضور پر نور ﷺ کے ایک فرمانِ مبارک کا مفہوم ہے کہ اپنے بچوں کے اچھے نام رکھا کرو کیونکہ ناموں کا اثر زندگیوں اور شخصیتوں پر پڑتا ہے اس حدیثِ پاک کا مفہوم حضرت حاجی حفیظ اللہ صاحب نے بہت اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ اپنے فرزند کا نام 'محمد امین' رکھا سونے پر سہاگہ کہ محمد امین صاحب نے شعرگوئی کے لئے اپنا تخلص ''اعجاز'' چُن لیا۔ اب اگر مع تخلص پورے نام پر نظر ڈالیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر دو صاحبان کا انتخاب من جانب اللہ ہی تھا کہ امانت کا بار اُٹھانا اسے محفوظ رکھنا اور عوام تک پہنچانا ازخود ایک اعجاز ہے نام کے تینوں حصوں 'محمد' 'امین' اور 'اعجاز' کا اثر جناب امین اعجاز کی نہ صرف شاعری پر بلکہ ساری زندگی پر پڑا۔

''امانتِ حسان بن ثابت'' کا عوام تک بحفاظت لے جانا کوئی معمولی بات نہ تھی بلکہ ایک مقدس فریضہ تھا جو جناب امین اعجاز صاحب نے بخوبی نبھایا۔ اس کے لئے وہ صد لائق مبارک باد ہیں موصوف سے بس دو تین ملاقاتیں 'مختصر سی' لیکن پر اثر رہیں۔

''شخصیت کلام کی آئینہ دار اور کلام شخصیت کا'' یہ مختصر سی تعریف میں کر سکتا ہوں۔ سادگی میں بھی ایک پرکشش وقار امین اعجاز صاحب کی طرف ہر کسی کو کھینچتا ہے یہی انکی شخصیت کا خاصہ ہے۔ کلام بھی سیدھا سادہ لیکن پر وقار' یہی وہ خصوصیت ہے جس نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ حکم ہوا کہ کلام پر ایک مختصر سا نوٹ لکھوں میں شخصیت کو لیکر بیٹھ گیا کیونکہ کلام شخصیت سے ہے نہ کہ کلام سے شخصیت کلام پر بھی بات کروں تو ترتیب وار سب سے پہلے مجھے جس شعر نے چونکا دیا وہ یہ ہے

گفتار سے جھڑنے لگے انوار کے موتی
اللہ کے محبوب کے لب ہیں کہ صدف ہیں

اس شعر میں ہر نکتہ داں لفظِ ''صدف'' کو کلید مانے گا اور جب اس پر غور کرے گا تو ہفتوں اس شعر کا لطف لیتا رہے گا

میں صرف اشاروں میں بات کرتا چلوں گا اہل نظر میری اس احتیاط کی وجہ بخوبی سمجھ لیں گے

نعت میں اس قدر بھرپور اشعار خال خال ہی نظر آتے ہیں

شگوفے گلشن وحدت کے لہلہانے لگے
ملی جو دین کو آب و ہوا مدینے کی

یٰسٓ وطٰہٰ

یثرب کو مدینہ بنانے والی ذات نے جب مدینے کی ''آب وہوا'' بدلی تو مدینے نے ساری کائنات کی آب وہوا ہی کو بدل ڈالا۔ یہ وہ کائناتی حقیقت ہے جس کو امین اعجاز نے انتہائی سادگی کے ساتھ مکمل طور پر واضح کردیا 'سبحان اللہ'

پوچھو مرے سرکار سے قرآن کی عظمت — عظمت مرے سرکار کی قرآن سے پوچھو

یہ شعر اپنا جواب آپ ہے جتنا سمجھ کر پڑھیں یا سنیں اتنا ہی اس کا لطف دوبالا ہوتا جائے گا نعت کا حق ادا کرنا تقریباً ناممکن بات ہے لیکن ایسے بے ساختہ اشعار اس حق کے قریب نظر آتے ہیں۔

کس بلندی پر ہے آقا حق سے یاری آپ کی — بات کو بالا کرے خود ربِ باری آپ کی

کیسا روزِ محشر اور کیسا نامۂ اعمال — پیشگی ملی جنت ان کے جانثاروں کو

اے جگ کے تونگر ہیں ترے پیٹ پہ پتھر — دنیا ترے احسان کے ٹکڑوں پہ پلی ہے

جو شعر ہر قاری اور سامع کے دل کی دھڑکن بن کر ابھرتا ہے میں اس شعر کیلئے جناب امین اعجاز صاحب کو خصوصی مبارکباد پیش کرتا ہوں وہ درج ذیل ہے۔

یارب تصورات کو اتنی رسائی دے — ہر شئے میں مجھ کو گنبدِ خضریٰ دکھائی دے آمین ثمہ آمین

ایک اور مقطع عاشقانِ رسول کو تڑپا دیتا ہے

اعجاز یہ آقا کے غلاموں کی ہے پہچان — دل گنبدِ خضریٰ ہے تو سینہ ہے مدینہ

حکمِ اختصار نے قلم کو ٹوک دیا ورنہ یہ سلسلہ مشکل ہی سے تھمتا کیونکہ اسی قبیل کے اشعار کا یٰسٓ وطٰہٰ امین ہے بہر حال میں امین اعجاز صاحب کو سچے نعت گو شاعر کی ایک مکمل تصویر مانتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ جس کاز کا بھی وہ بیڑا اٹھائیں انہیں اللہ تعالیٰ کامیاب وکامران فرمائے آمین ثمہ آمین

یہ سلسلۂ گفتگوئے خیر البشر ہے ساری عمر بھی اس سلسلے سے گذریں تو بھی تشنگی باقی رہے گی یہ اہل دل حضرات اچھی طرح جانتے اور سمجھتے ہیں لیکن کچھ تقاضے ہیں جو اختصار کا پابند رکھتے ہیں میں ان ہی تقاضوں کی پابندی کرتے ہوئے اپنی بات کو محدود رکھتا ہوں۔

طالبِ عشقِ رسول
اظہر قادری عفی عنہ
مینار کالونی حیدرآباد (آندھراپردیش)

یٰسٓ وطٰہٰ

نعتیہ مجموعۂ کلام یٰسٓ وطٰہٰ کے تناظر میں

محمد امین اعجاز کی نعت گوئی

امین اعجاز ایک پختہ کار ذہین شاعر ہیں فن شاعری کی رمزیت ونزاکت سے کماحقہ آگاہ ' ان کا شعری سفر ۱۹۶۸ء سے شروع ہوکر تاحال خاطر خواہ جوش وخروش اور سرگرمی کے ساتھ جاری وساری ہے وقت کی اس درمیانی مدت میں انکے چار شعری مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں اگرچہ نظم گوئی بھی ان کی سخنورانہ قدرت سے باہر کی چیز نہیں لیکن غزل اور نعتِ پاک ان کی محبوب ترین اصناف ہیں۔ زیر نظر مجموعے سے پہلے 'م' مجموعہ نعتِ پاک اشاعت پذیر ہوکر ہر خاص وعام سے داد وتحسین حاصل کر چکا ہے۔

صنفِ غزل کے متعلق یہ عام رائے ہے کہ یہ صنف جتنی آسان ہے اتنی ہی مشکل ہے۔ آسان ان معنوں میں کہ قافیے اور ردیف کے اہتمام نیز ایک مخصوص بحر اختیار کر کے شعر موزوں کر لینے سے غزل کی خارجی تکمیل وتشکیل مکمل ہوجاتی ہے۔ موضوعات کی آزاد روی نے اس راستہ کو مزید آسان وہموار کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزل کے مجموعوں کی اشاعت کی تعداد کسی بھی دوسری صنف کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن نعت گوئی کا عمل انتہائی مشکل اور نازک ترین مرحلہ ہے وہ اسلئے کہ نعت گوئی کے لئے مرتب ذہن پختہ شعور تہذیبی ادراک محتاط وتربیت یافتہ جذباتیت' فنی ریاضت ، تخلیقی محویت' ارادے کی استقامت' حسبِ مراتب کی بصیرت' تاریخی آگہی اور میزانِ فن وقدر ناگزیر ہے اور کسی حد تک یہی محاسنِ کلام بھی ہیں جہاں تک میں نے محسوس کیا ہے امین اعجاز ان تمام محاسن کلام سے بہرہ ور ہیں انھوں نے نعت گوئی کے حوالے سے فی زمانہ نہایت مفید اور اہم ذمہ داری قبول کی ہے کیوں کہ یہ محض شعر کی جمالیات ہی نہیں بلکہ ہمارا مذہبی وتہذیبی فریضہ بھی ہے

امین اعجاز کے یہاں شاعری برائے نعت گوئی یا نعت گوئی برائے شاعری تو اپنا ایک پہلو رکھتا ہی ہے یہ ایک داخلی سفر کا درجہ بھی رکھتا ہے یعنی سیرتِ نبی ﷺ پر شعری اظہار ان کی داخلی ضرورت بھی ہے اور جب یہ اظہار تخلیقی لمحوں میں ڈھل جاتا ہے تو یہ شاعری عمومی شاعری نہیں رہتی بلکہ فکر و فن کا ایک انوکھا نمونہ بن جاتی ہے مثال کے طور پر کچھ نمونے ملاحظہ فرمائیں

؎ جب وہ نہیں تھے تب بھی تھے اب وہ نہیں ہیں اب بھی ہیں
ان کی حیات معجزہ اُن کی وفات معجزہ

؎ صدائے کن سے محمد کی رونمائی پر خدائی ہوگئی قربان مصطفائی پر
معجزہ آپ کے کوچے میں ہے اب بھی جاری لوٗ کا جھونکا بھی وہاں بادِ صبا ہو جائے

امین اعجاز کی نعت گوئی کے پس پشت ایک اور اعلیٰ درجے کا مقصد بھی کارفرما ہے اور وہ مقصد ہے ’’ہمارا تہذیبی مطالعہ‘‘ اگر ہم اس نہج یا اس زاویے سے مطالعاتی عمل سے گذریں گے تو فہم و دانش کے کئی ابواب وا ہونگے دھندلے پڑتے ہوئے نقوش واضح ہونگے اور یہ نقوش ہیں۔

ہماری کلاسیکی شعریات ہماری اخلاقیات ہمارا اسلوبِ حیات‘ فکری نظام‘ لب و لہجے کی گہرائی و گیرائی اور بھی بہت کچھ‘ ابھی جو ہمارے سامنے مسئلہ ہے وہ ہے اقدار کی از سرِ نو بازیافت‘ ہماری نوجوان نسل کی زندگی اور روّیوں سے جو شائستگی‘ سنجیدگی‘ صبر و استقلال اور تہذیبی وقار گم ہوتا جارہا ہے اسے برقرار رکھنے کیلئے ہمیں ہمارے تہذیبی مطالعات سے بغیر کسی تاخیر و تعطّل کے سروکار رکھنا ہونگے اور یہی امین اعجاز کا مطمحِ نظر ہے کہ ہمیں عصری پس منظر میں اپنی کھوئی ہوئی اقدار کو دوبارہ بحال کرنے کے جذبہ و عمل سے روبرو ہونا پڑے گا۔

اسی تناظر میں امین اعجاز کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں

؎ فاران کی چوٹی سے اک ایسی صدا آئی کسریٰ کے بجے کنگن تھرّا گئی دارائی

یٰسٓ و طٰہٰ

ے تہذیب و تمدّن کا وہ درس دیا تم نے اے اُمّی لقب تم پر قربان ہے دانائی

بظاہر زیبِ تن پوشاک میں پیوند ہیں لیکن ترے قدموں میں دارائی تری ٹھوکر میں سلطانی

کہاں ہے حسن یوسف اور کہاں حسن شہِ بطحہٰ وہاں تنہا زلیخا اور یہاں کونین دیوانی

ے یہ قرآن میں خود ہی رب بولتا ہے انھیں کُل جہاں کا سب بولتا ہے

ے یارب تصورات کو اتنی رسائی دے ہر شئے میں مجھ کو گنبدِ خضرا دکھائی دے

امین اعجاز کا مقصدِ تخلیق دینی جذبے وشعور کی بحالی یا اضافہ کرنا ہی نہیں بلکہ اسے موجودہ عہد کی بصیرت سے منسلک کر کے اسے مزید توانگر بنانے کی جستجو بھی شامل ہے امین اعجاز کا شاعر بحوالہ بالا اشعار کے روحانی ایقان کو استقلال واستحکام کے مقام تک پہنچا کر اسے عام بھی کرنا چاہتا ہے شعروادب کا مقصد حیات افزا اضافی قدروں کی اشاعت کے ہیں اسی کے ساتھ اسے جمالیاتی وحدت کی شکل بھی عطا کرنا ہوتی ہے اور جمالیاتی وحدت کے معنی مواد اور ہیّت کی نامیاتی افزونی کے ہیں

امین اعجاز کے یہاں اس نوعیت کا خلاقانہ عمل شعور ولاشعور کے تانے بانے سے تشکیل پاتا ہے۔ موصوف نعت گوئی کو کلّی طور پر عقید تمندانہ وجدان کی سرگرمی کے طور پر اخذ کرتے ہیں اس لئے اس میں ایک خاص اثر پیدا ہو جاتا ہے اور شعر کا پہلا ہی مصرع قاری کی توجہ اپنی جانب کھینچ لیتا ہے۔ انہیں اس حقیقت کا علم بھی ہے کہ سیرتِ پاک کا شعری اظہار اور نعت خوانی کی طلب ہمارے معاشرے کے خمیر وضمیر کی گہرائیوں میں پیوست ہے ان کا لہجہ ہماری وجدانی توقعات پر اثر انداز ہونے کا مستند جواز رکھتا ہے

اس مجموعے کی اشاعت کے موقعے پر میں انہیں تہہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔

احمد کمال پروازی

اُجین

مناقبِ یٰس و طٰہٰ

اور

امین اعجاز

مدحت خیر البشر ﷺ کو شاعری کی زبان میں نعت کہتے ہیں اور مدحت خیر البشر ﷺ اہل فرش ہی نہیں اہل عرش بھی کرتے ہیں آپ ﷺ کی شان اور مناقب خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں جابجا بیان کئے ہیں جس سے اہل علم بخوبی واقف ہیں فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے۔

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی　　　یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

ملحوظ رہے کہ نعت گوئی کی ابتداء عہد رسالت مآب ﷺ میں عربی زبان میں باضابطہ شروع ہوئی حضرت حسان بن ثابت انصاری کو منبرِ رسول ﷺ پر بیٹھ کر نعت پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔نعت گوئی کا ایک مقصد کفاروں کے اعتراضات کا جواب دینا بھی تھا گویا نعت گوئی توصیفِ رسالت مآب ﷺ کے ساتھ ساتھ لفظوں کے ذریعہ جہاد بھی تھی۔

عربی زبان کے بعد فارسی شاعری اسلامی روایات وتصورات کی ترسیل کا مظہر بنی اور فارسی زبان کے شعراء نے عشق رسول ﷺ کے جذبے کے ساتھ محبت‘ عقیدت‘ سیرت اور فکر آخرت کو نعت گوئی میں یوں جمع کیا کہ فارسی نعت اعلیٰ ترین شاعری کی بہترین مثال بن گئی۔

اردو میں دکنی دور سے ہی شاعر نعت گوئی کی طرف متوجہ ہوئے۔ دکن کے فرماں روا ربیع الاول کی تقریبات کو بڑے تزک واحتشام سے مناتے تھے وہ خود اور ان کے شعراء بھی نعت کہتے تھے۔

اردو شاعری کا مرکز جب دہلی منتقل ہوا تو اردو شاعری کی دیگر اصناف کی طرح نعت کے اسلوب وبیان میں بھی نکھار پیدا ہوا نعت گوئی باعث ثواب عمل ہی نہیں رہی بلکہ اسے فنی اعتبار بھی حاصل ہوا مرزا مظہر جانجاناں‘ میر تقی میر‘ سودا‘ آتش‘ امام بخش ناسخ‘ انشاء اللہ خاں انشاء‘ مصحفی‘ نظیر اکبر آبادی‘ غالب مومن اور ان کے دیگر معاصرین کے یہاں یادگار نعتیں ملتی ہیں

یٰسٓ وطٰہٰ

اب تک نعت ہماری شاعری کی روایت میں تو شامل تھی مگر اسے باضابطہ صنفِ سخن کی حیثیت حاصل نہ تھی مگر انصاری الطاف حسین حالی، امیر مینائی، شہیدی، محسن کاکوری، مولانا حسرت موہانی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، جلیل مانکپوری، اقبال، ظفر علی خاں، حاذق برہان پوری وغیرہ نے نعت گوئی کو وہ وسعت عطا کی کہ نعت ہماری ادبی تاریخ کا کبھی جدا نہ ہونے والا ایک حصہ بن گئی اور عصرِ جدید کے شعراء نے اپنی فکری جدو جہد سے نعت کے خدوخال کو اور روشن کیا عصرِ حاضر کے ان ہی نعت گو شعراء میں برہانپور دارالسرور سے نعت گوئی میں امین اعجاز ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے لہجے کے خلوص کی وجہ سے ان کی نعتیہ شاعری عوام و خواص میں یکساں پسندیدگی اور اعتبار کا درجہ رکھتی ہے نعت میں بھی مضامین کا تنوع ان کی نمایاں شان ہے جیسے

مجھے بھی ویسا جذبہ اویس کیجئے عطا
قرن کی طرح یا نبی مرا وطن مہک اٹھے

امین اعجاز کا کلام قدیم و جدید شاعری کا ایک اچھا نمونہ ہے۔ وہ ایک قادر الکلام شاعر ہیں ان کی شاعری میں نعت گوئی کی ایک اعلیٰ درجہ کی سطح پورے ادبی محاسن کے ساتھ موجود ہے ان کی نعتوں میں دیارِ رسول ﷺ میں حاضری کی تڑپ اور دل میں سرکار مدینہ ﷺ کی محبت و عقیدت کے چراغ روشن ہیں۔ کتاب کے سارے صفحات یٰسٓ وطٰہٰ کے مبارک نام کے عکس سے مزین ہیں۔ اور اشعار جذبۂ عقیدت سے سرشار

ایسا اک سجدہ ترے در پہ ادا ہو جائے
عمر بھر چھوٹی نمازوں کی قضا ہو جائے

جو زندگی کا یہ سفر ہو ختم ان کے نام پر
تو قبر چمکے نور سے مرا کفن مہک اٹھے

جو دورِ طیبہ سے گذرے وہ زندگی کیا ہے
ہزار زیست سے بہتر قضا مدینے کی

ہو جائے مرے سجدوں کی تسکین کا ساماں
مدت سے تمنا ہے ترا در مرا سر ہو

چلا سوئے حرم جب قافلہ حج کے لئے کوئی
تو اپنی بے کسی پر بے کسوں کی آنکھ بھر آئی

امین اعجاز نے اپنی نعتوں میں دینی اور دنیاوی تقاضوں کو سمو دیا ہے عشق رسول ﷺ کی بھینی بھینی خوشبو ان کے خیالات میں رچی بسی ہے۔ اچھی نعت نگاری غزل گوئی سے زیادہ مشکل ہے اس میں اپنے جذبات و خیالات کو بڑے محتاط انداز میں سنبھل سنبھل کر بیان کرنا

یٰسٓ و طٰہٰ

ہے بلکہ سامعین اور قارئین کے دلوں میں بھی اتارنا ہوتا ہے۔ ترسیل وابلاغ کا یہ انداز اتنا آسان بھی نہیں ہوتا اگر شاعر جذبوں کا صحیح ترجمان نہ ہو۔ امین اعجاز کی نعتیں جذبوں کی سچائی کا خوبصورت اظہار ہیں۔

ناز ہے انکی شفاعت پہ بروز محشر
ورنہ اعجازؔ کے اعمال میں کیا رکھا ہے

کل جن کو حقارت سے جہاں دیکھ رہا تھا
آقا کی غلامی میں بصد عزّ و شرف ہیں

تمہیں ہو محسن انسانیت رسول کریم
ہر اک زخم کا مرہم تمہاری ذات بنی

مالک نے عطا کی ہیں ہمیں نعمتیں کیا کیا
اے منکرو! یہ سورۂ رحمٰن سے پوچھو

جب مہاجر اور انصاری برادر ہو گئے
مل گئے قطروں سے قطرے اور سمندر ہو گئے

گورے کالے، مفلس و نادار، آقا اور غلام
ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر برابر ہو گئے

مٹا کے دہر سے سب رنگ و نسل کی تفریق
بلند زیست کا معیار کر دیا تم نے

بظاہر زیب تن پوشاک میں پیوند ہیں لیکن
ترے قدموں میں دارائی تری ٹھوکر میں سلطانی

صدق، ایثار، وفا، عجز، مروّت، اخلاص
ایک پیکر میں زمانے نے یہ سب دیکھ لیا

کھل گئے فہم و فراست کے دریچے اس پر
ایک نظر جس نے تمہیں امی لقب دیکھ لیا

سرورِ کائنات ﷺ سے قلبی لگاؤ کے بغیر نعت گوئی میں تاثیر کی گہرائی نہیں آسکتی۔ ان کی نعتوں میں سادگی، تازگی، اثر پذیری کا ایک مہکتا ہوا احساس قاری اور سامع کی روح کو شاداب بنا دیتا ہے اور دلوں میں ایک خاص کیفیت تعمیر کرتا ہے جس سے سامع ان کے ساتھ گنگناتا ہے، اور قاری ذوقِ سلیم کی تسکین پاتا ہے۔

تمہاری ہر ادا کو عین جزوِ دین کہتے ہیں
تمہیں عامر تمہیں طٰہٰ تمہیں یٰسٓ کہتے ہیں

دعاؤں میں ادھر ہم واسطہ دیتے ہیں آقا کا
ادھر سارے فرشتے عرش پر آمین کہتے ہیں

جبینِ شوق مچلتی ہے سجدہ ریزی کو
کچھ اس ادا سے ترا سنگِ در مہکتا ہے

غلام موسمِ گل ہے کنیز فصلِ بہار
ترا دیار تو آٹھوں پہر مہکتا ہے

گلشنِ طیبہ ہے یا خلد کی تصویر ہے
سنگ بھی رشکِ گہر خاک بھی اکسیر ہے

کیسا روزِ محشر اور کیسا نامۂ اعمال
پیشگی ملی جنّت ان کے جانثاروں کو

یٰسٓ وطٰہٰ

باکمال شاعر نطق و بیان کی جمالیات سے اپنے لہجے کو جمیل بنا کر ادب و آگہی کے امتزاج سے اپنے کلام میں تخلیقی شان اور شگفتگی پیدا کر کے حسن بیان کے ساتھ ساتھ فنّی خوبیوں کا لطف، کشش اور جاذبیت پیدا کر دیتا ہے امین اعجاز کے مذکورہ اشعار اس امر کے غمّاز ہیں۔

جہاں میں شان ہے سب سے جدا مدینے کی
بہشت زار ہے آب و ہوا مدینے کی

شگوفے گلشنِ وحدت کے لہلہانے لگے
ملی جو دین کو آب و ہوا مدینے کی

بہارِ گلشنِ طیبہ کو دیکھ کر اعجاز
کنیز بن گئی بادِ صبا مدینے کی

آمدِ سرکار سے یثرب مدینہ ہوگیا
چوم کر قدموں کو ہر ذرہ نگینہ ہوگیا

قبل اس کے قدر کیا ماہِ ربیع اوّل کی تھی
آپ کے آنے سے رحمت کا مہینہ ہوگیا

امین اعجاز اپنے جذبات اور احساسات کو نہایت کامیابی کے ساتھ الفاظ کے قالب میں ڈھال لیتے ہیں جو ان کی تخلیقی صلاحیت کا ثبوت ہے۔ جس طرح ندی اپنے بہاؤ کا رخ خود متعیّن کرتی ہے اسی طرح امین اعجاز کی روانیٔ طبع بھی اپنی زمین اور اپنا راستہ خود متعیّن کرتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ انکے جذبات اور احساسات از خود الفاظ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور انکے افکار اپنے اظہار کے لئے ردیف و قوافی بھی خود ہی تلاش کر لیتے ہیں۔ ان کا پورا مجموعہ کلام جذبوں کی سچائی اور عقیدت و محبتِ رسول ﷺ کا مظہر ہے۔ امین اعجاز نے جس محبت، عقیدت اور جذبۂ ایمانی کے ساتھ یہ نعتیں کہی ہیں ان کو اصل جزاء تو بارگاہ خداوندی اور دربارِ نبوی ﷺ سے ہی ملنا ہے لیکن انکے حلقۂ تعارف میں بھی انکو پسندیدگی حاصل ہے۔

میری دعا ہے کہ ان کا مجموعہ کلام یٰسٓ وطٰہٰ قبول عام کی سند حاصل کرے اور اللہ ان کے اس شعر کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔

مخصوص تھا جو حضرتِ حسان کے لئے
مجھ کو وہی قلم دے وہی روشنائی دے

لطیف شاہد
مومن پورہ برہان پور (ایم۔ پی)

حمد باری تعالیٰ

اے خدا تیرے نام سے آغاز
کر رہا ہے یہ بے نوا اعجاز

اپنے فضل و کمال سے یارب
دے تخیّل کو طاقتِ پرواز

تو ہے واحد احد ہے ذات تیری
تجھ کو زیبا ہے ہر طرح کا ناز

عالم الغیب تجھ کو کہتے ہیں
تجھ سے مخفی نہیں ہے کوئی راز

واسطہ رحمتِ دو عالم کا
کر خطائیں مری نظر انداز

حمد باری تعالیٰ

جدھر بھی دیکھوں منظر منظر تیرے ہیں
پیاس میری اور سارے سمندر تیرے ہیں

میں مفلس نادار، بساط ہی کیا میری
تو داتا محتاج سکندر تیرے ہیں

نمرود و شدّاد مٹے فرعون مٹا
تو باقی ہے چرچے گھر گھر تیرے ہیں

تجھ کو پانا گوہرِ مقصد ہے سب کا
بحرِ فنا میں سارے شناور تیرے ہیں

نوکِ قلم کی جنبش تیرے حکم سے ہے
سب کے سب مدّاح، سخن ور تیرے ہیں

ہے اعجاز مسافر کالی راتوں کا
شمع، جگنو، ماہ و اختر تیرے ہیں

حمد باری تعالیٰ

اے خدا حمد و ثنا تیری ہے مدحت تیری
سارے عالم پہ ہے معبود حکومت تیری

جن و انسان و ملک ہوں کہ حجر ہو کہ شجر
سب ہی مخلوق ہیں کرتے ہیں عبادت تیری

غنچہ و گل میں ہے تو برگ و شجر میں تو ہے
ڈالی ڈالی کو عطا کی ہوئی زینت تیری

ذرّہ ذرّہ ہے ترے حکم کے تابع یا رب
قطرے قطرے میں ہے موجود حرارت تیری

نور بکھرا ہوا کونین کی ہر شئے میں تیرا
یعنی کثرت میں بھی موجود ہے وحدت تیری

ہے فنا سب کے لئے صرف بقاء ہے تجھ کو
کچھ نہ رہ پائے گا رہ جائے گی عظمت تیری

ایک ذرّے کو بھی تو شمس بنا سکتا ہے
شمس کو ذرّہ بنا سکتی ہے قدرت تیری

پاک ہے ذات تری کوئی نہیں ہے ثانی
تذکرہ عام ترا عام ہے شہرت تیری

عالمُ الغیب ہے تو مالک و قدّوس ہے تو
عظمتوں سے بھی سِوا رفعت و عظمت تیری

اے خدا روزی رساں ہے تو زمانے بھر کا
تیرا ہی شکر ادا کرتی ہے خلقت تیری

تو ہی ستّار ہے غفّار، رحیم اور کریم
اپنے بندوں کیلئے ذات ہے رحمت تیری

ساری دنیا بھی بدل جائے تو کیا رنج و ملال
صرف اعجاز پہ ہو چشمِ عنایت تیری

دُعا

اے خدا روح کو ایماں سے معطّر کر دے
شمعِ توحید مرے دل میں منوّر کر دے

عشقِ سرکارِ دوعالم کو عطا کر وہ تڑپ
قطرۂ آب کو ذخّار سمندر کر دے

کر عطا صدق و صفا تیری رضا پر راضی
یعنی صدیق کی سچائی کا مظہر کر دے

حق وانصاف کا وہ جذبہ عطا کر یارب
عدلِ فاروق کی بیباکی کا خوگر کر دے

کر عطا حضرتِ عثماں سی سخاوت مجھ کو
بعد میں اپنی عنایت سے تونگر کر دے

وہ شجاعت جو علی شیرِ خدا کو دی تھی
ایک ذرّہ ہی عطا مجھ کو وہ جوہر کر دے

اے خدا راہِ وفا پر رہے قائم اعجازؔ
صبر و ایثار میں حسنین کا پیکر کر دے

دُعا

سینے کو جزدان بنا دے یااللہ
دل کو مرے قرآن بنادے یااللہ

تیری عبادت، ذکر تیرا ہو صبح و مسا
ہر شئے سے انجان بنادے یااللہ

مثلِ ابوذر غفاّری ہو اپنا شعار
وہ پختہ ایمان بنادے یااللہ

عشق عطا کر ہم کو اویسِ قرنی کا
مومن کی پہچان بنادے یااللہ

ہمکو اُٹھا کر اس ذلّت کی پستی سے
پھر سے ہمیں ذیشان بنادے یااللہ

صدقے میں سرکارِ رسولِ اکرم کے
مشکل کو آسان بنادے یااللہ

بنے فرشتہ کب اعجاز کی خواہش ہے
اک اچھّا انسان بنادے یااللہ



مولود پاک

بوقتِ صبح صادق حق نما تشریف لائے ہیں
محمد مصطفےٰ صلے علیٰ تشریف لائے ہیں

منوّر جن کے نورِ پاک سے بزمِ دو عالم ہے
وہی نورِ مبیں نورِ خدا تشریف لائے ہیں

حرم میں اسلئے لات وہبل ہیں خوف سے لرزاں
حبیبِ کبریا شمعِ ھُدا تشریف لائے ہیں

زہے قسمت غریبوں' بے کسوں کی آج بن آئی
شہِ جودوسخا' خیرالوراء تشریف لائے ہیں

ملائک اسلئے جاروب کش ہیں صحنِ اطہر میں
جہاں میں مالک ارض وسما تشریف لائے ہیں

وہ جن کا عالم میثاق میں تھا تذکرہ اعجاز
وہی رحمت لقب صد مرحبا تشریف لائے ہیں

تضمین

رشک ِ داؤد ہے آقا تری اعجاز لبی
محو ِحیرت ہے جسے دیکھ کے ہر ایک نبی
ہاں تری ذات پہ مخصوص ہے فضل ِ ربی
مرحبا سیدی مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

لائے تشریف جو دنیا میں رسول ِ اکرم
پھر سے اک بار ضیاء بار ہوئی شمع ِ حرم
جس نے دیکھا یہ کہا اے شہِ ذی جاہ و حشم
من ِ بیدل بجمال ِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بو العجبی

جب گنہگار کئے جائیں گے پیشِ داور
دیکھ کر آپ کو محشر میں شفیع ِ محشر
ہر طرف سے یہ صدا آئے گی پیہم یکسر
چشم ِ رحمت بکشا سوئے من انداز ِ نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

یٰسٓ وطٰہٰ

مظہر شانِ خدا ہے تری ذاتِ پُرنور
تیرے ہی نور سے کونین کی ہر شئے معمور
جو ہے مرضی تری قدرت کو وہی ہے منظور
ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی

عرض ہے تم سے یہی عالی نسب عالی صفات
عالمِ نزع کی سختی سے دِلا دِیجو نجات
ہو زباں پر مری کلمہ یہی وقتِ سکرات
ما ہمہ تشنہ لبا نیم توئی آبِ حیات
لطف فرماکہ زحد می گذرد تشنہ لبی

ہے لقب اُمّی مگر ناز کرے جس پہ نوشت
عین قرآن کی تفسیر ہے پاکیزہ سرشت
کیوں نہ ہو ارضِ مقدس تری صدر شکِ بہشت
شبِ معراج عروج تو از افلاک گذشت
بمقامے تو رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

یٰسٓ وطٰہٰ

کہتی ہے آیۂ لولاک کی تفسیر یہی
تیرے صدقے میں ہی کونین کی ہر چیز بنی
در سے خالی نہیں لوٹا کوئی اعجاز کبھی

سیّدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

مرحبا سیّدی مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

منسوب ان کے نام سے یہ کائنات معجزہ
قرآن کہہ رہا ہے خود ذات و صفات معجزہ

دانشورانِ علم سب حیرت زدہ ہیں آج تک
اُمّی لقب ہیں وہ مگر ہر ایک بات معجزہ

قرآن جس کا ہر سخن ہر اک ادا ہے بندگی
نقشِ قدم ہیں بالیقیں راہِ نجات معجزہ

جب وہ نہیں تھے تب بھی تھے اور وہ نہیں ہیں اب بھی ہیں
اُن کی حیات معجزہ اُن کی وفات معجزہ

صلحِ حُدیبیہ کی وہ تدبیر جنگ کے بغیر
مکّہ کے سورماؤں کو دی تم نے مات، معجزہ

اسود کے نصب کے لئے بچپن کی رائے آپ کی
سارے قبیلے خوش ہوئے سن کر جو بات معجزہ

پیدا ہوئے وہ جس گھڑی کفر کی کانپی تیرگی
سجدے میں گر پڑے خود ہی لات ومنات معجزہ

دنیا میں روز وشب کہیں ہوتے ہیں اسقدر حسین
طیبہ کا دن بھی معجزہ طیبہ کی رات معجزہ

سجدے خدا کو کیجئے اور پھر سلام حضور کو
تکمیل ہو نہ پائے گی تب تک صلوٰۃ معجزہ

التجا

آپ جیسا درد مندِ بیکساں کوئی نہیں
"رحم کُن بر حالِ ما یا رحمت اللعالمیں"

ہیں خدا کے بعد تم پر ختم ساری عظمتیں
تم ہی نقشِ اوّلیں بھی تم ہی ختم المرسلیں

رب کے تم محبوب بھی، طالب بھی ہو مطلوب بھی
راحتِ قلب و نظر، تسکینِ جانِ عاشقیں

اے شہِ جاہ و حشم، اے سرورِ عرب و عجم
آپ کے دربار کا دربان ہے سِدرہ نشیں

صاحبِ معراج بھی بخشش کا سر پر تاج بھی
عاصیوں کی لاج بھی ہو تم شفیع المذنبیں

حُسن ونکہت، رنگ ونزہت آپکا صدقہ ہیں سب
نہ ہوا نہ ہو سکے گا آپ سا کوئی حسیں

آپ جب عرشِ علیٰ پہنچے محمد مصطفٰے
جھوم اُٹھا چوم کر نعلین کو عرشِ بریں

میں امین اعجاز کیا، کہتی ہے ساری کائنات
یا رسول اللہ تم سا مہرباں کوئی نہیں

وہ تقدّس وہ بلندی کہاں افلاک میں ہیں
عظمتیں ارضِ مدینہ جو تری خاک میں ہیں

سرخرو آپ سا ہو پایا نہ دنیا میں کوئی
تذکرے آپ کے ہر محفلِ ادراک میں ہیں

تیری صورت تیری سیرت میں کوئی داغ نہیں
لاکھ پیوند بظاہر تری پوشاک میں ہیں

وجہِ تخلیقِ جہاں آپ کی ذاتِ اقدس
وصف یہ صاف رقم' آیتِ لولاک میں ہیں

مجھ گنہگار پہ اعجاز یہ الطاف و کرم
کتنے مہتاب' منوّر دلِ صد چاک میں ہیں

مکّہ کے جری سامنے باندھے ہوئے صف ہیں
اور تین سو تیرہ مرے آقا کی طرف ہیں

سر لینے کو آئے تھے لٹا بیٹھے دل وجاں
اک شور تھا ہر سمت عمر تیغ بکف ہیں

گفتار سے جھڑنے لگے انوار کے موتی
اللہ کے محبوب کے لب ہیں کہ صدف ہیں

کل جن کو حقارت سے جہاں دیکھ رہا تھا
آقا کی غلامی میں بصد عزّ و شرف ہیں

ہلکے سے تبسّم سے بھی بجلی سی چمک جائے
دندانِ مبارک ہیں کہ یہ دُرِّ نجف ہیں

وہ آمد سرکار وہ انصارِ مدینہ
تحسین کے نغمات بلب ہاتھ میں دَف ہیں

سرکار کے کردار کی انوار کی گفتار
اعجاز غلاموں کے یہ مرغوب شغف ہیں

ہو ضو فشانی نور کی کرن کرن مہک اُٹھے
جہاں ہو ذکرِ مصطفیٰ وہ انجمن مہک اُٹھے

صبا مدینے جا کے جب چُرا کے لائے خوشبوئیں
تو آئے رُت بہار کی چمن چمن مہک اُٹھے

سجی ہوئی تھی رہگذر نبی چلے بُراق پر
قدم کو چوم چوم کر گگن گگن مہک اُٹھے

مجھے بھی ویسا جذبۂ اویس کیجئے عطا
قرن کی طرح یا نبی میرا وطن مہک اُٹھے

جو زندگی کا یہ سفر ہو ختم ان کے نام پر
تو قبر چمکے نور سے مرا کفن مہک اُٹھے

ہاں یہ معراجِ محبت کی سند ہوتی ہے
خوش نصیبوں کی مدینے میں لحد ہوتی ہے

اپنے ہی تنگیٔ داماں کا گلہ ہے سب کو
ان کے الطاف وکرم کی کوئی حد ہوتی ہے

آپ کی ذاتِ مقدس ہی کو ملتا ہے شرف
چاہے جس دور میں پیمائشِ قد ہوتی ہے

بارہا غیروں نے تسلیم کیا ہے اِس کو
غیب سے ان کے غلاموں کی مدد ہوتی ہے

جس دُعا میں ہو محمد کا وسیلہ شامل
غیر ممکن ہے کہ اعجاز وہ رَد ہوتی ہے

تمہاری ہر ادا کو عین جزو دین کہتے ہیں
تمہیں آمر تمہیں طٰہٰ تمہیں یٰسٓ کہتے ہیں

اِدھر مانگیں دعائیں ہم محمد کے وسیلے سے
اُدھر سارے فرشتے عرش پہ آمین کہتے ہیں

حضور آرام فرماتے تھے جس ٹوٹی چٹائی پر
اُسے اہلِ نظر صد نازشِ قالین کہتے ہیں

تمہارا نام سارے ناموں میں سب سے اوپر ہے
تمہارے دور کو ہر دور میں زرّین کہتے ہیں

صحابہ سرور کونین کے ایسے کبوتر تھے
مورّخ بھی جنہیں تاریخ میں شاہین کہتے ہیں

تمہارے اسوۂ حسنہ بہشتی پھول کی صورت
جنہیں ہم گلشنِ اسلام کی تزئین کہتے ہیں

حیاتِ طیبہ قرآن کی تفسیر ہے بیشک
تمہاری سُنّتوں کو دین کا آئین کہتے ہیں

نہ سیم و زر نہ تو گھر میں اناج رکھتا تھا
وہ ٹھوکروں میں مگر تخت و تاج رکھتا تھا

وہ مسکرائے تو قدرت بھی وجد میں آئے
قسم خدا کی وہ ایسا مزاج رکھتا تھا

تھی زہد و تقویٰ سے انساں کو برتری حاصل
وہ اپنے دور میں ایسا رواج رکھتا تھا

مثال جس کی زمانہ نہ دے سکا اب تک
گدا و شاہ میں وہ امتزاج رکھتا تھا

بچھونا اس کا تو ٹوٹی چٹائی تھا اعجاز
مگر وہ سارے زمانے پہ راج رکھتا تھا

یٰسٓ وطٰہٰ

یٰسٓ بھی طٰہٰ بھی مدثّر بھی تم ہی ہو
اے پیارے نبی اوّل و آخر بھی تم ہی ہو

کامل بھی مزمّل بھی مقدس بھی نبی بھی
تم شافعِ محشر بھی ہو حاشر بھی تم ہی ہو

احمد بھی محمد بھی وحید' حامد و محمود
ہادی بھی ہو منصور و مبشّر بھی تم ہی ہو

تم صدق و صداقت کے امیں سرورِ عالم
صادق بھی مصدّق بھی مذکّر بھی تم ہی ہو

مکّی مدنی اس لئے کہتا ہے زمانہ
انصاروں کے انصار مہاجر بھی تم ہی ہو

پاکیزہ ہے سینہ' نہ عداوت ہے نہ کینہ
صالح بھی تم ہی طیّب و طاہر بھی تم ہی ہو

یا مصطفٰے یا مجتبٰے یا نورِ مجسّم
اُمت کے نگہبان بھی ناصر بھی تم ہی ہو

اعجازؔ پہ اک چشمِ کرم کیجئے خدارا
فتّاح بھی مختار بھی آمر بھی تم ہی ہو

خدا کے نور سے آقا تمہاری ذات بنی
پھر اس کے بعد ہی یہ ساری کائنات بنی

تمہارے نور کا صدقہ نجوم و شمس و قمر
رخِ حسین سے دن، گیسوؤں سے رات بنی

بنا یا رحمتِ کل عالمیں خدا نے تمہیں
تمہاری ذات ہی کل حلِّ مشکلات بنی

قبول توبہ نہ ہو پائی تین صدیوں تک
تمہارے نام سے آدم کی پل میں بات بنی

کلامِ پاک کی تفسیر آپ کا کردار
حیات آپ کی شمعِ رہِ حیات بنی

تمہی ہو محسنِ انسانیت رسولِ کریم
ہر ایک زخم کا مرہم تمہاری ذات بنی

تمہاری ذات سے منسوب معجزے سارے
تمہاری ذات ہی خود وجہِ معجزات بنی

دم بخود رہ گئی شاہوں کی اناَ کی خوشبو
پھیلی جب آپ کے پیوندِ قبا کی خوشبو

کر کے ہجرت جو چلے جانبِ یثرب سرکار
بن گئی رشکِ ارم شہرِ وفا کی خوشبو

دیکھتے دیکھتے مہکا گئی ساری دنیا
تھی جو محدود کبھی غارِ حرا کی خوشبو

ذہن و دل کر لیا ایماں سے معطّر اس نے
جس کو قسمت سے ملی نورِ ھُدا کی خوشبو

کتنا غم ناک تھا طائف کا وہ منظر اعجاز
پھر بھی ہر زخم سے آتی تھی دُعا کی خوشبو

یٰسٓ وطٰہٰ

جہاں میں شان ہے سب سے جدا مدینے کی
بہشت زار ہے آب و ہوا مدینے کی

جہانِ کفر کی تیرہ شبی مٹانے کو
تمام دہر میں پھیلی ضیاء مدینے کی

جو دُور طیبہ سے گذرے وہ زندگی کیا ہے
ہزار زیست سے بہتر قضا مدینے کی

ملا خزانۂ رحمت جو اُن کے آنے سے
جہاں میں جھوم کے برسی گھٹا مدینے کی

شگوفے گلشنِ وحدت کے لہلہانے لگے
ملی جو دین کو آب و ہوا مدینے کی

لرز اُٹھے سبھی ایوانِ قیصر و کسریٰ
جہاں میں بن گئی ایسی ہوا مدینے کی

بہارِ گلشنِ طیبہ کو دیکھ کر اعجاز
کنیز بن گئی بادِ صبا مدینے کی

کس بلندی پر ہے آقا حق سے یاری آپ کی
بات کو بالا کرے خود ربِ باری آپ کی

بالیقیں تفسیرِ قرآں عمر ساری آپ کی
اس لئے ہر اک ادا ہے رب کو پیاری آپ کی

ہے ازل سے تا ابد سب تاج داری آپ کی
زیبِ تن پیوند ہیں یہ خاکساری آپ کی

رحمت اللعالمیں رب نے کہا ہے آپ کو
ساری دنیا کے لئے ہے غم گساری آپ کی

رنگ لائے گی یقیناً روزِ محشر شاہِ دیں
اُمتِ عاصی کی خاطر شب گذاری آپ کی

لوٹ آئے ایک پل میں لامکاں کی سیر سے
برق سے بھی تیز رفتار کی سواری آپ کی

جو ہمیشہ ڈالتی تھی گھر کا کچرا آپ پر
اس یہودن کے لئے تیمار داری آپ کی!

آمدِ سرکار سے یثرب مدینہ ہوگیا
چوم کر قدموں کو ہر ذرّہ نگینہ ہوگیا

جب منوّر عشقِ احمد سے یہ سینہ ہوگیا
قلب کا غارِ حرا شہرِ مدینہ ہوگیا

ہوگئی تلوار پر غالب نگاہِ التفات
دور اک پل میں عمر کے دل سے کینہ ہوگیا

بحرِ عصیاں میں بنی پتوار الفت آپ کی
جس کے صدقے پار اُمت کا سفینہ ہوگیا

قبل اس کے قدر کیا ماہِ ربیع اوّل کی تھی
آپ کے آنے سے رحمت کا مہینہ ہوگیا

اک نگاہِ لطف کردیجے امین اعجاز پر
آپ کی فرقت میں اب دشوار جینا ہوگیا

گیت

شاہِ مدینہ محسن اعظم دُکھیوں کے غم خوار
چشم کرم ہو ہم پہ خدارا سیّدِ ابرار

کہتی ہے یہ اُمت ساری
سر پہ گناہ کی گٹھری بھاری
لاج رہے محشر میں ہماری محشر میں ہماری
شافعِ محشر ساقیٔ کوثر محبوبِ غفّار
شاہِ مدینہ محسن اعظم دکھیوں کے غم خوار

آپ کی پشت پہ مُہر نبوت
آپ ہیں ہر عالم کی رحمت
رب کو پسند ہے آپکی سیرت آپ کی سیرت
تفسیرِ قرآن ہے آقا آپ کا ہر کردار
شاہِ مدینہ محسن اعظم دکھیوں کے غم خوار

یٰسٓ وطٰہٰ

نورِ خدا محبوبِ رب ہو
عالی منصب عالی نسب ہو
تخلیقِ عالم کا سبب ہو عالم کا سبب ہو
آیتِ لولاک میں حق نے خود ہی کیا اظہار
شاہِ مدینہ محسن اعظم دکھیوں کے غم خوار

دور ہو اب یہ دوری آقا
ختم ہو سب مجبوری آقا
دے دیجئے منظوری آقا منظوری آقا
آپ کا ہر ایک اُمتیّ دیکھے روضۂ انوار
شاہِ مدینہ محسن اعظم دکھیوں کے غم خوار

کہتا ہے اعجاز تمہارا
چھوٹ گیا ہے ضبط کا یارا
چشمِ کرم ہو اس پہ خدارا اس پہ خدارا
خواب میں آکر ایک دفعہ ہی دکھلا دو دیدار
شاہِ مدینہ محسن اعظم دکھیوں کے غم خوار

یٰسین و طٰہٰ

جب مہاجر اور انصاری برادر ہوگئے
مِل گئے قطروں سے قطرے اور سمندر ہوگئے

آپ کی خوشبو میں رچ بس کر معطّر ہوگئے
خار کہتی تھی جنہیں دنیا گلِ تر ہوگئے

چھٹتے چھٹتے چھٹ گئی ظلمات کفر و جہل کی
نور کی صحبت میں رہ کر سب منوّر ہوگئے

گورے کالے مفلس و نادار آقا اور غلام
ایک ہی صف میں کھڑے ہوکر برابر ہوگئے

آپ کی سادہ مزاجی نے دکھایا یہ کمال
سرِنگوں ایک ایک کر کے سارے خودسر ہوگئے

یہ سعادت بوجہل تیرے مقدّر میں کہاں
کلمہ پڑھ کر صاحبِ ایمان کنکر ہوگئے

جو خلق و مہر و اُخوّت کا باب روشن ہے
تمہارے دم سے رسالت مآب روشن ہے

مہ و نجوم چمکتے ہیں جس کے جلوؤں سے
تمہارے جلوے سے وہ آفتاب روشن ہے

صحیفے اور بھی اُترے ہیں یوں تو دنیا میں
تمہاری ذات مقدّس کتاب روشن ہے

جو سنتوں پہ تمہاری ہوا عمل پیرا
بروزِ حشر اسی کا حساب روشن ہے

سوالِ بخششِ اُمتّ پہ حق نے فرمایا
مرے حبیب نہ گھبرا جواب روشن ہے

نہیں ہے جس میں تغیّر کی کوئی گنجائش
مرے رسول تمہارا نصاب روشن ہے



یٰسٓ وطٰہٰ

عرب کی سرزمیں پر ایک ایسی رہگذر آئی
ہوا محسوس جیسے فرش پر جنّت اُتر آئی

چلا سوئے حرم جب قافلہ حج کیلئے کوئی
تو اپنی بیکسی پر بیکسوں کی آنکھ بھر آئی

پکارا ناخدائی کے لئے جب شاہِ بطحا کو
بھنور میں ڈوبتی کشتی لبِ ساحل اُبھر آئی

زمانے کا مقدّر کفر کی تاریک راتیں تھیں
تم آئے تو جہاں میں نعمتِ نورِ سحر آئی

وضو کا بہتا پانی ہلتی سانکل گرم ہے بستر
تمہاری ذاتِ اقدس لامکاں کی سیر کر آئی

حرام اس شخص پر نارِ جہنم ہو گئی اعجازؔ
نبی کی خواب میں جس شخص کو صورت نظر آئی

سوئے طیبہ سفر ہے اور میں ہوں
کیا حسیں رہگذر ہے اور میں ہوں

کملی والے کا در ہے اور میں ہوں
نورِ حق جلوہ گر ہے اور میں ہوں

یا نبی آپ کے وسیلے سے
ہر دُعا میں اثر ہے اور میں ہوں

ہے جبینِ نیاز کی معراج
سامنے ان کا در ہے اور میں ہوں

مانگنے سے سوا ہی ملتا ہے
ایسے داتا کا در ہے اور میں ہوں

اُن کا کوچہ ہے کہکشاں کی طرح
ذرّہ ذرّہ گہر ہے اور میں ہوں

توشۂ آخرت مری نعتیں
ہاں یہ زادِ سفر ہے اور میں ہوں

باغِ طیبہ ہے کہ امینِ اعجاز
خلد پیشِ نظر ہے اور میں ہوں

نقشِ نبی کے بوسے لینا مچل مچل کے
طیبہ کی رہگذر پر چلنا سنبھل سنبھل کے

جب بھی سوئے مدینہ جاتے ہیں جانیوالے
حسرت سے دیکھتیں ہیں آنکھیں اُبل اُبل کے

محتاج غیر کے ہوں کیوں ساکنِ مدینہ
دیتی ہے خاکِ طیبہ سونا اُگل اُگل کے

کب آئے گا بلاوا کب جائیں گے مدینہ
آقا یہ پوچھتے ہیں ارمان مچل مچل کے

ہجرِ نبی میں سارے آنسو تو بہہ چکے ہیں
اعجازؔ بہہ ہی جائیں آنکھیں اُبل اُبل کے

آپکی مدحت میں جتنا جس قدر لکھا گیا
حشر تک لکھ کر لکھیں گے مختصر لکھا گیا

اللہ اللہ یہ عقیدت سرورِ کونین سے
حج کعبہ کو مدینے کا سفر لکھا گیا

آپ اپنے آپ کو مثل بشر کہہ لیں مگر
جب بھی لکھا آپ کو خیرُ البشر لکھا گیا

متفق ہر اک زباں ہے معترف ہر اک قلم
آپ کو صادق امین و معتبر لکھا گیا

رحمت اللعالمیں اور محسنِ انسانیت
ہر طرح جانچا' پرکھ کر' دیکھ کر لکھا گیا

سو جتن کر کے نہ ہو پایا زمانے کا علاج
آپ ہی کا ایک نسخہ کارگر لکھا گیا

آپ ہی بعد از خدا سب سے بزرگ و باوقار
یک زباں ہو کر یہ قصہ مختصر لکھا گیا

شمس کو شعاعیں اور نور چاند تاروں کو
مسکراہٹیں دیدیں تم نے غم کے ماروں کو

عقل محوِ حیرت ہے دم بخود ہے بینائی
گلستاں بنا ڈالا تم نے ریگزاروں کو

گلشنِ مدینہ کے بے بہا خزانے سے
بھیک ملتی رہتی ہے روز و شب بہاروں کو

کیسا روزِ محشر اور کیسا نامۂ اعمال
پیشگی ملی جنّت ان کے جانثاروں کو

اُن پہ شیش محلوں کی سربلندیاں صدقے
عظمتیں عطا کیں ہیں آپنے جو غاروں کو

اُنکے سر شفاعت کا تاج رکھتے ہی اعجاز
رحمتیں تلاشیں گی ہم گناہ گاروں کو

دنیا میں سرخرو تھے جب' پابند تھے اُصول کے
اب ہم ذلیل و خوار ہیں فرمان اُنکے بھول کے

اپنائیں ان کی سنتیں عاشق ہیں گر رسول کے
اس کے سوا حیات کے سب فلسفے فضول کے

دے کر نبی کا واسطہ مانگیں خدا سے ہر دعا
بیشک درودِ پاک ہیں قاصد درِ قبول کے

نسبت ہو مال و زر سے کیا لعل و گہر سے کیا غرض
ٹھوکر میں تاج رکھتے ہیں منگتا درِ رسول کے

اس سرزمینِ پاک کے پھولوں کی بات اور ہے
خوشبو میں ہیں رچے بسے کانٹے وہاں ببول کے

ذرّے وہ جگمگا اُٹھے وہ خاک کیمیا ہوئی
اعجازؔ جس مقام پر پہنچے قدم رسول کے

شاہوں کی بات اور سکندر کی بات اور
پیوند پوش جگ کے تونگر کی بات اور
خود بھوکا رہ کے بانٹے جو اوروں کو روٹیاں
اسکے شکم' بندھے ہوئے پتھر کی بات اور
پھولوں کی سیج اطلس و کمخاب ہیچ ہیں
سرکارِ کائنات کے بستر کی بات اور
نعلینِ پاک زینتِ عرشِ علیٰ ہوئے
رف رف کے شہسوار ترے سر کی بات اور
آئینہ' پھول' چاند حسیں کہکشاں ہے خاک
میرے نبی کے روئے منوّر کی بات اور
جنّت بہت حسیں ہے یہ اعجاز سچ مگر
گلزارِ مصطفیٰ کے گلِ تر کی بات اور

کمال سیّدِ ابرار کردیا تم نے
سلگتے صحرا کو گلزار کردیا تم نے

وہ جسکو کہتے تھے یثرب تمام اہلِ عرب
اُسے مدینۃ الانوار کردیا تم نے

مٹا کے دہر سے سب رنگ ونسل کی تفریق
بلند زیست کا معیار کردیا تم نے

کلامِ پاک کا آئینہ اسوۂ حسنہ
جو صاحبِ کردار کردیا تم نے

مٹا کے جھوٹے خداؤں کی آمریت کو
حرم کو پھر سے ضیاء بار کردیا تم نے

صدائے کُن سے محمد کی رونمائی پر
خدائی ہوگئی قُربان مُصطفائی پر

خوشا نصیب ہمیں نسبتیں ہیں اُس در سے
ہیں جبرئیلِ امیں جس جگہ گدائی پر

ہے تیشہ ہاتھ میں اور پیٹ پہ بندھے پتھر
درود آپ کی خندق کی اس کھدائی پر

ہزار موجِ تلاطم ہوں بحرِ عصیاں میں
ہمیں بھروسہ ہے آقا کی ناخدائی پر

گہن تو چاند پہ سورج پہ لگتے رہتے ہیں
نہ داغ لگ سکا کردارِ مصطفائی پر

جہاں پہنچ کے سبھی مسندوں نے دم توڑا
سلام آپ کی ٹوٹی ہوئی چٹائی پر



ایسا اک سجدہ ترے در پہ ادا ہو جائے
عمر بھر چھوٹی نمازوں کی قضا ہو جائے

کاش مقبول مری اتنی دعا ہو جائے
دل مرا دل نہ رہے غارِ حرا ہو جائے

وصف یہ وردِ محمد سے ملا ہے مجھ کو
خشک پودے پہ جو تھوکوں تو ہرا ہو جائے

معجزہ آپکے کوچے میں ہے جاری اب بھی
لُو کا جھونکا بھی وہاں بادِ صبا ہو جائے

حاضری گر درِ دولت پہ مقدر میں نہیں
جذبۂ عشق اویسی ہی عطا ہو جائے

نام لیوا ہیں تو اس درجہ کرم ہے اُن کا
اُنکے کہنے پہ جو چل جائیں تو کیا ہو جائے

صرف اک چشمِ کرم کیجئے آقا اِس پر
ہجر کی قید سے اعجاز رِہا ہو جائے



اک صف میں ہیں آقا و غلام اچھا لگے ہے
دربارِ محمد کا نظام اچھا لگے ہے

آتی ہے صدا مسجدِ اقصیٰ سے یہ پیہم
ہم کو شبِ اسریٰ کا امام اچھا لگے ہے

ہے کلمۂ طیب سے یہی بات نمایاں
اللہ کو محبوب کا نام اچھا لگے ہے

کونین میں شہکار ہے یوں گنبدِ خضرا
تسبیح میں جسطرح امام اچھا لگے ہے

اللہ نے نازل کیے جو چار صحیفے
ان سب میں محمد کا پیام اچھا لگے ہے

انسان و ملک کیا ہیں خدا وند جہاں کو
آقا پہ درود اور سلام اچھا لگے ہے

جھکتے ہیں سلاطین بھی چوکھٹ پہ شب و روز
شاہوں سے محمد کا غلام اچھا لگے ہے

تا حشر نہ ہو پائے گا معزول جو دستور
ہم کو وہی آقا کا نظام اچھا لگے ہے

سرکار کی چوکھٹ پہ پڑا رہنے دو مجھ کو
دہلیز پہ آقا کی غلام اچھا لگے ہے

سرشار مئے عشق محمد ہوں میں اعجاز
طیبہ کا چھلکتا ہوا جام اچھا لگے ہے

کس زباں سے ہو بیاں مدح سرائی تیری
لامکاں تک میرے آقا ہے رسائی تیری

شاہِ کونین تری سادہ مزاجی کے نثار
غیرتِ تختِ سلیماں ہے چٹائی تیری

غیر بھی کہتے ہیں تجھ کو تو امین و صادق
یعنی دشمن بھی نہ کر پائے برائی تیری

یہ شرف تجھکو ہی حاصل ہے رسولِ عربی
دی ہیں نبیوں نے بھی مشکل میں دہائی تیری

تیری تقلید پہ اعجاز نہ کیوں ناز کرے
غیرتِ خضر ہے جب راہ نمائی تیری

فقر و فاقے سے ترے صبر کی تلقین ہوئی
زندگی جب کبھی حالات سے غمگین ہوئی

نورِ حق ذات تری اُمّی لقب ہے لیکن
فہم خود تیرے لئے مائلِ تحسین ہوئی

اس سے پہلے سبھی یثرب ہی کہا کرتے تھے
تیری آمد سے فضا طیبہ کی رنگین ہوئی

سرنگوں قیصر و کسریٰ ہیں تیرے قدموں پر
سادگی بھی تری صد نازشِ تمکین ہوئی

سارے نبیوں کے نبی اے شبِ اسریٰ کے امام
تیری ممنونِ کرم ارضِ فلسطین ہوئی

ہادی ہے بے مثال وہ رہبر عظیم ہے
نقشِ قدم پہ جس کے رہِ مستقیم ہے

ہے عفو و درگذر کو تری عادتوں پہ ناز
لاریب تو رسولِ رحیم و کریم ہے

صدقے میں جسکے توبۂ آدم ہوئی قبول
ہاں مہربانِ خلق وہ دُرِّ یتیم ہے

انگشتِ پاک میں ہیں وہ معجز نمائیاں
حیرت میں جسکو دیکھ کے ضربِ کلیم ہے

پیدا کیا حضور کی اُمت میں جو ہمیں
اعجآز یہ خدا کی عطائے عظیم ہے

اسلام کی عظمت کے مینار چمکتے ہیں
اُس پار کے جلوؤں سے اِس پار چمکتے ہیں

جس طرح منوّر ہے مہتاب ستاروں میں
اس طرح سے نبیوں کے سردار چمکتے ہیں

قرآن کا آئینہ سرکار کی سیرت ہے
گفتار مہکتی ہے کردار چمکتے ہیں

جس سمت سے گذرے ہیں پہنچے ہیں جہاں آقا
وہ راہیں مہکتی ہیں وہ غار چمکتے ہیں

سرکارِ دو عالم کے بیماروں کے جھرمٹ میں
خود ہو کے مسیحا بھی بیمار چمکتے ہیں

ہے نعتِ محمد کا فیضان امین اعجاز
ہر بزم میں جو تیرے اشعار چمکتے ہیں

محسنِ دو عالم کا گر نہ آسرا ہوتا
ہم گنہگاروں کا حشر جانے کیا ہوتا

آپکے اُصولوں سے لاج رہ گئی ورنہ
بیکسوں یتیموں کا کون ہم نوا ہوتا

نورِ مصطفائی کی بھیک گر نہیں ملتی
چاند تارے سورج کیا ہر دیا بجھا ہوتا

آپکی ہدایت نے دی ہے آگہی ورنہ
یہ جہاں جہالت میں غرق ہوگیا ہوتا

ترجمان قرآں کا آپکا ہراک کردار
ورنہ اس زمانے میں کون آئینہ ہوتا

نقش پائے اقدس پر کاش گامزن ہوتے
ہم جو چاہتے رب سے وہ ہی برملا ہوتا

موری نیّا لگا دو پار

ہائے رے موری قسمت پھوٹی   بیچ بھنور میں نیّا ٹوٹی
چھوٹ گئی پتوار موری نیّا لگا دو پار

نیّا بھنور میں لے ہچکولے   کانپ کر جوا منوا بولے
جگ کے کھیون ہار موری نیّا لگا دو پار

غم کی بدلی چھائی ہوئی ہے   جان لبوں پر آئی ہوئی ہے
کر دیجیے اُپکار موری نیّا لگا دو پار

رات کٹھن اور گھور اندھیرا   دیکھوں خوشی کا ہنستا سویرا
سُن لو ارج سرکار موری نیّا لگا دو پار

آقا کالی کملی والے   موری نیّا تمرے حوالے
طیبہ کے دلدار موری نیّا لگا دو پار

کہتا ہے اعجاز تمہارا   چشمِ کرم ہو مجھ پہ خدارا
سیّدِ ابرار موری نیّا لگا دو پار

جو عرش پہ لکھا ہوا اک خطِ جلی ہے
پھر آج وہی ذکر وہی بات چلی ہے

اے جگ کے تونگر ہیں تیرے پیٹ پہ پتھر
دنیا تیرے احسان کے ٹکڑوں پہ پلی ہے

ہم جیسے گنہ گار تو کیا نبیوں کی آفت
سرکارِ دو عالم کے وسیلے سے ٹلی ہے

جب چاند مدینہ کا ہوا مکّے میں روشن
تب جا کے جہالت کی سیاہ رات ڈھلی ہے

جنت کے طلبگاروں کو جنت ہو مبارک
میرے لئے فردوس مدینے کی گلی ہے

دل میں سرکار کی الفت کو بسا رکھا ہے
اس انگوٹھی میں نگینے کو سجا رکھا ہے

شمعِ توحید مدینے میں فروزاں کر کے
حق نے کونین کو پروانہ بنا رکھا ہے

اے اجل ایسے میں آ جا تو عنایت ہوگی
سر کو سرکار کی چوکھٹ پہ جھکا رکھا ہے

کس قدر قرب ہے احمد میں احد میں لوگو!
پردۂ میم نے یہ راز چھپا رکھا ہے

ناز ہے ان کی شفاعت پہ بروزِ محشر
ورنہ اعجاز کے اعمال میں کیا رکھا ہے

المدد محبوبِ رب مشکل کشائی کیجئے
پھنس گئی کشتی بھنور میں ناخدائی کیجئے

آپ ہیں شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ خیرالورا
سرورِ عالم محمد مصطفائی کیجئے

حق نے فرمایا ہے تم کو رحمتہ اللعالمیں
بے نواؤں کی خدارا ہم نوائی کیجئے

پھر زمانہ چل پڑا دورِ جہالت کی طرف
نورِ حق لِلّٰہ آ کر رہ نمائی کیجئے

ہر طرف نمرودیت کی آگ ہے بھڑکی ہوئی
امتحاں کا وقت ہے معجز نمائی کیجئے

بے سہاروں کے سہارے آپ ہی ہیں بالیقیں
محسنِ انسانیت حاجت روائی کیجئے

دل یہ کہتا ہے امین اعجاز سب کچھ چھوڑکر
عمر بھر سرکار کی مدحت سرائی کیجئے

شہ نے جب بخششِ اُمت کا سہارا مانگا
حق نے فرمایا نہ ٹالوں گا تمہارا مانگا

انبیاء جن کی امامت کیلئے مضطر تھے
آمنہ بی بی نے وہ راج دُلارا مانگا

گھر کے طوفان میں جب انکو صدا دی میں نے
میری کشتی سے تلاطم نے کنارا مانگا

گونج اُٹھیں کلمۂ طیب کی صدائیں جس دم
کنکروں نے شہ بطحا کا اشارا مانگا

اپنی جنت کو سجانے کیلئے رضواں نے
باغ طیبہ کی بہاروں سے نظارا مانگا

مرحبا طرۂ فیضان غلامان نبی
تاجداروں نے غلاموں سے سہارا مانگا

واہ اعجاز تری مانگ کے صدقے جاؤں
تو نے سرکار کے ٹکڑوں پہ گذارا مانگا

یہ مرا بیاں نہیں ہے ہے کلامِ کبریائی
ترے واسطے خدا نے ہے یہ انجمن سجائی

نہ تو خوفِ موجِ طوفاں نہ تو فکر ناخدائی
ہمیں مل گیا مقدّر سے سفینہ مصطفائی

تو حبیبِ ربِ داور تو شفیع روز محشر
سرِ حشر بھی رہیگی تری شانِ خُسروائی

ترے بام و در معطّر تری ہر گلی منوّر
جہاں ذرّہ ذرّہ گوہرِ جہاں خاک کیمیائی

ہو خدا کو کیوں نہ پیاری یہ ادائے انکساری
شہِ دوجہاں کی مسند ہے کھجور کی چٹائی

مجھے مدحِ سرورِ دیں کا شرف خدا نے بخشا
یہ امین مجھ سے عاصی پہ کرم ہے انتہائی

رحمت تری جسطرح گنہگار کو ڈھونڈے
عاصی کی نظر سیّدِ ابرار کو ڈھونڈے

محشر میں ترستے رہیں جنّت کے طلبگار
جنّت مرے آقا کے طلبگار کو ڈھونڈے

خیرات ملا کرتی ہے جلووں کو جہاں سے
اب آنکھ اسی مرکزِ انوار کو ڈھونڈے

وہ جس کی زیارت کو ترستے ہیں ملائک
بیتابیٔ دل بس اسی شہکار کو ڈھونڈے

بیتاب نظر روح حزیں قلب پریشاں
طیبہ کے مہکتے ہوئے گلزار کو ڈھونڈے

اک عرصے سے بے چین جبیں سجدوں کو لیکر
اعجازؔ اسی مسجدِ سرکار کو ڈھونڈے

ٹوٹی ہوئی کشتی پر لکھ کر سرکارِ مدینہ دیکھیں گے
پھر موجِ بلا کا طوفاں میں ہم چیر کے سینہ دیکھیں گے

کرتے ہیں فرشتے دربانی کونین میں ہے جو لاثانی
وہ گنبدِ خضریٰ قدرت کا انمول نگینہ دیکھیں گے

دن رات برستی ہے رحمت بنتی ہے جہاں بگڑی قسمت
ہر ذرّہ جہاں کا لاقیمت بے مثل خزینہ دیکھیں گے

اے شمعِ ہدایت نورِ خدا اے ساقیٔ کوثر صلّی علیٰ
جنت کے مہکتے گلشن میں ہم تیرا پسینہ دیکھیں گے

بستر کی حرارت قائم تھی زنجیر بھی در کی ہلتی ملی
معراج سے پل میں لوٹ آئے وہ عرش کا زینہ دیکھیں گے

صدّیق و عمر عثمان و علی پیتے تھی شرابِ حُبِ نبی
اعجاز پہنچ کر طیبہ میں وہ ساغر و مینا دیکھیں گے

صدیوں کی مسافت ترا پل بھر کا سفر ہو
پھر کاہکشاں کیوں نہ تری راہ گذر ہو

اے کاش وہ منظر بھی کبھی پیشِ نظر ہو
گھر تیرا اِدھر اور اُدھر ایوب کا گھر ہو

دامن ہو ترا اور مرا دیدۂ تر ہو
پھر کیوں نہ ہر اک اشک مرا رشکِ گہر ہو

ہو جائے مرے سجدوں کی تسکین کا ساماں
مدّت سے تمنّا ہے ترا در مرا سر ہو

مر کر بھی تری یاد نہ نکلے مرے دل سے
ہمراہ مرے صرف یہی رختِ سفر ہو

حسرت ہے کہ میں اڑ کے پہنچ جاؤں مدینہ
اور جا کے وہاں پر نہ مرا بال نہ پر ہو

معراجِ جنوں کہتے ہیں اعجاز اسی کو
ہر شام ہو کعبے میں تو طیبہ میں سحر ہو

درماں ہے ہر اک درد کا قرآن سے پوچھو
کیا لطف تلاوت میں ہے ایمان سے پوچھو

سرکارِ دو عالم کی چٹائی کا تقدّس!
گر پوچھنا ہو تختِ سلیمان سے پوچھو

مالک نے عطا کیں ہیں ہمیں نعمتیں کیا کیا
اے منکرو ! یہ سورۂ رحمان سے پوچھو

اُمّت کے لئے لائے ہیں نذرانۂ بخشش
معراج سے آئے ہوئے مہمان سے پوچھو

پوچھو مرے سرکار سے قرآن کی عظمت
عظمت مرے سرکار کی قرآن سے پوچھو

محشر میں بھی کام آئے گی نعتِ شہِ والا
اعجاز یہ تم حضرتِ حسّان سے پوچھو

یٰسین وطٰہٰ

نبی کی یاد میرے دل سے مر کر بھی نہیں نکلی
یہی دولت تو محشر میں شفاعت کی امیں نکلی

ترے قدموں کی عظمت زینتِ عرش بریں نکلی
تری ذاتِ مقدس لامکاں میں بھی مکیں نکلی

تمامی انبیاء ہیں حشر کے میدان میں لیکن
صدا سب کی زباں سے رحمت اللعالمیں نکلی

درِ اقدس کی دربانی کا جس دم انتخاب آیا
بلندی پر سبھی سے قسمتِ روح الامیں نکلی

زلیخا نے فدا ہو کر دلِ یوسف کو جب دیکھا
شبیہِ مصطفےٰ یوسف کے دل میں بھی مکیں نکلی

کہاں غارِ حرا ہے اور کہاں کونین کی وسعت
مگر سمٹی تو سچائی وہیں گوشہ نشیں نکلی

تری خاکِ گذر میں آج تک اُلجھی ہے دانائی
ترے قدموں سے آگے کب نگاہِ دُوربیں نکلی

گیت

رحمت والا وہ تاجِ شفاعت والا نرالا ہمارا نبی
عظمت والا وہ مکّے مدینے والا نرالا ہمارا نبی

مشک سے بڑھکر جسکا پسینہ رشکِ ارم ہے جسکا مدینہ
طیبہ کا وہ دلکش منظر ہر ذرّہ وہاں کا گوہر
رحمت کی نورانی برسے گھٹا
وہ شہر مدینے والا نرالا ہمارا نبی

واللیل زلفیں والشمس چہرہ باندھے ہوئے معراج کا سہرا
صورت ہے ایسی پیاری ہرکوئی ہے جس پر واری
نورِ مبیں سرورِ دیں سب سے حسیں
ہے جس سے جہاں میں اجالا نرالا ہمارا نبی

یٰسٓ و طٰہٰ

رشکِ عجم ہے فخرِ عرب ہے　　یٰسٓ و طٰہٰ جسکا لقب ہے
جو کام سبھی کے آئے　　خود بھوکا رہ کے کھلائے
لطف و کرم جسکا سدا سب پہ رہا
دکھیوں کا وہ رکھوالا　　نرالا ہمارا نبی

تاجِ شفاعت سر پہ رہے گا　　ہر اُمتی خوش ہو کے کہے گا
وہ ساقیٔ حوضِ کوثر　　وہ شافعِ روزِ محشر
کوئی نہیں کوئی نہیں اُسکے سوا
امت کی بخشش والا　　نرالا ہمارا نبی

ٹھوکر میں جسکی تاج و حکومت　　پیوند اسکے کپڑوں کی زینت
ہے ٹوٹی چٹائی بستر　　اور پیٹ پہ باندھے پتھر
بحرِ عطا شمعِ ھُدا نورِ خدا
بگڑی کو بنانے والا　　نرالا ہمارا نبی

ڈوب کے سورج واپس آئے　　چاند بھی دو ٹکڑے ہو جائے
وہ جس کا اِشارہ پا کر　　مٹھی میں بولیں کنکر
صلّے علیٰ صلّے علیٰ صلّے علیٰ
اعجاز دکھانے والا　　نرالا ہمارا نبی

خدا کی شان ہے شانِ خدائی ناز کرتی ہے
محمد مصطفےٰ پر مصطفائی ناز کرتی ہے

نبی کے عشق میں دندان اپنے توڑنے والے
مقدر پر ترے شانِ جُدائی ناز کرتی ہے

لگائے کون سینے سے یتیموں بے سہاروں کو
رسول اللہ تم پر بے نوائی ناز کرتی ہے

نبی کے نام پر جو اپنی کشتی چھوڑ دیتے ہیں
تلاطم کانپتے ہیں ناخدائی ناز کرتی ہے

زمانے میں فقط یہ ایک ہی در ہے کہ جس در پر
شہنشاہی کو ٹھکرا کر گدائی ناز کرتی ہے

امینؔ اعجاز سارے معجزوں کا ماحصل یہ ہے
میرے سرکار پر معجز نمائی ناز کرتی ہے

غم گسارِ دو جہاں میرے نبی
درد مندِ بیکساں میرے نبی
غیب کا ہر علم ہے اللہ کو
سرِ حق کے رازداں میرے نبی
حق نما دنیا میں قرآنِ مبیں
اور اس کے ترجماں میرے نبی
بالیقیں تخلیقِ وجہِ کائنات
حاصلِ کون و مکاں میرے نبی
نفسی نفسی سب کہیں گے جس گھڑی
کون ہوگا مہرباں میرے نبی
رحمت اللعلمیں رب نے کہا
اس کا لطفِ بیکراں میرے نبی
اوّل و آخر امین اعجاز وہ
داستاں در داستاں میرے نبی



چا ہے جسطرف دیکھو اک کرن ہے نورانی
یہ زمینِ طیبہ ہے یا گگن ہے نورانی

بوبکر عمر عثماں ہیں علی و اصحابہ
نور والے آقا کی انجمن ہے نورانی

اسلئے ہی کہتے ہیں ان کو مکّی و مدنی
یہ وطن ہے نورانی وہ وطن ہے نورانی

یہ بلال حبشی کے صبر وضبط سے پوچھو
عشقِ سرورِدیں کی ہر چبھن ہے نورانی

ہو گذر خزاؤں کا یہ تو غیر ممکن ہے
آفتابِ رحمت کا یہ چمن ہے نورانی

زیبِ تن لبادے میں ہیں لگے ہوئے پیوند
پھر بھی میرے آقا کا پیرہن ہے نورانی

پھول پھل حسیں بوٹے جگمگاتے رہتے ہیں
آمنہ کے گلشن کا بانکپن ہے نورانی

یہ حضورِ اقدس کا فیض ہے امین اعجاز
بس انھیں کے صدقے میں فکروفن ہے نورانی



جسکا خالق ہے طلب گار رسول عربی
آپ ہیں آپ وہ شہکار رسول عربی

مظہر سورۂ والشّمس تمہارا چہرہ
زلف' واللیل کا اظہار رسول عربی

دہنِ پاک سے نکلا ہوا ہر لفظ حدیث
اور قرآن ہے کردار رسول عربی

آج بھی مسجدِ اقصیٰ یہ گواہی دے گی
سارے نبیوں کے ہیں سردار رسول عربی

حق نے بخشا جسے معراجِ مقدس کا شرف
آپ ہیں احمدِ مختار رسول عربی

جسکی دربانی پہ مامور ہیں جبریلِ امیں
ہے وہی آپ کا دربار رسول عربی

چشمِ الطاف وکرم جانب اعجاز بھی ہو
یہ بھی ہے آپ کا بیمار رسول عربی



کلیم کوئی خلیل کوئی تم ہی ہو رب کے حبیب آقا
خدا نے جلوہ تمھیں دِکھایا بُلا کے اپنے قریب آقا

حضور دنیا و آخرت کا مطب نہیں آپ کے علاوہ
وہ جس کے بیمار ہیں مسیحا ہیں آپ ایسے طبیب آقا

تمام ہی انبیاء ہیں شاہد یہ مسجد اقصیٰ کہہ رہی ہے
نہ کوئی تم سا امام آقا نہ کوئی تم سا خطیب آقا

لگے ہیں پیوند پیرہن میں ہے ایک ٹوٹی چٹائی بستر
تمام عالم کے ہو کے سرور یہ شان سب سے عجیب آقا

حضور گردش میں ہے ستارا بھٹک رہا ہے یہ مارا مارا
کرم ہو اعجاز پر خدارا بنا دو اس کا نصیب آقا



محسنِ اعظم رحمتِ داور ﷺ
خلق کے مونس شافعِ محشر ﷺ

سیرت میں بے مثل تم ہی ہو صورت میں بھی سب سے حسیں ہو
رشکِ یوسف چہرۂ انور ﷺ

سب سے نرالی شان و شوکت نقشِ قدم ہیں عرش کی زینت
ٹوٹی چٹائی آپ کا بستر ﷺ

رسمِ جہالت تم نے مٹائی بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھائی
شمعِ ہدایت خضر کے رہبر ﷺ

آپ کی رنگت گلشن گلشن آپ کی خوشبو چندن چندن
اور پسینہ غیرتِ عنبر ﷺ

شان تمہاری سب سے نرالی دُوش پہ کملی کالی کالی
خُلد کے مالک ساقیٔ کوثر ﷺ

یٰسٓ وطٰہٰ

لولاک کی آیت مظہر ہے سارا سنسار تمہی سے ہے
قرآن میں ہے یہ صاف رقم سب کچھ سرکار تمہی سے ہے

کیا شمس وقمر کیا بحر و بر کیا شجر و حجر کیا برگ وثمر
پھولوں میں مہک تاروں میں چمک سب رنگ ونکھار تمہی سے ہے

واللّیل تمہاری زلف حسیں والشّمس تمہارا روئے مبیں
سرکارِ دو عالم سرورِ دیں یہ لیل و نہار تمہی سے ہے

معراج کی شب یہ راز کھُلا اے پیارے محمد صلّے علیٰ
محبوبِ خدا نبیوں سے سوا اللہ کو پیار تمہی سے ہے

جب حشر میں ہوں ہم پیش خدا کملی کا رہے سر پر سایہ
اے شافعِ محشر اُمت کا سب دارو مدار تمہی سے ہے

یہ سب ہے تمہارا لطف وکرم اعجاز ہے کیا' کیا اس کا قلم
قائم ہے جہاں میں اسکا بھرم شعراء میں شمار تمہی سے ہے

یٰسٓ وطٰہٰ

یہی نہیں کہ ترا بام و در مہکتا ہے
جو تیرے گھر سے لگا ہے وہ گھر مہکتا ہے

ذرا سا قرب بھی جس کو ملے نصیبوں سے
پھر اس کے بعد تو وہ عمر بھر مہکتا ہے

تمہارے پائے تقدّس کی برکتوں کے طفیل
وہ خاک عطر فشاں ہے حجر مہکتا ہے

جبینِ شوق مچلتی ہے سجدہ ریزی کو
کچھ اس ادا سے ترا سنگِ در مہکتا ہے

غلام موسمِ گلُ ہے کنیز فصلِ بہار
ترا دیار تو آٹھوں پہر مہکتا ہے

وسیلہ آپ کا شامل ہو گر دعاؤں میں
قبول ہونے سے پہلے اثر مہکتا ہے

یہ زائرین سے پوچھو تمہیں بتائیں گے
چلو یہاں سے تو سارا سفر مہکتا ہے

میں ایک شاعرِ بے علم ہوں امین اعجاز
انھیں کے لطف و کرم سے ہنر مہکتا ہے

فاران کی چوٹی سے اک ایسی صدا آئی
کسریٰ کے بجے کنگن تھرّا گئی دارائی

جو دین کے دشمن تھے وہ ہو گئے شیدائی
جھٹلا نہ سکی دنیا صدیق کی سچائی

دیکھا ہے تجھے جب سے صد نازشِ زیبائی
انگشت بدنداں ہے یوسف کی زلیخائی

صحرا کی فضاؤں میں جب فصل بہار آئی
رحمت کی گھٹاؤں نے لی جھوم کے انگڑائی

تہذیب و تمدّن کا وہ درس دیا تم نے
اے اُمّی لقب تم پر قربان ہے دانائی

پژمردہ ضمیروں کو بخشی ہے جِلا تم نے
آقا تمہیں حیرت سے تکتی ہے مسیحائی

ہر سمت جہالت کا ماتم تھا زمانے میں
گونجی تری آمد سے توحید کی شہنائی

لِللہ مجھے اپنی کملی میں چُھپا لینا
محشر میں نہ ہو جائے آقا مری رسوائی

ہوں چاند کے دو ٹکڑے سورج بھی پلٹ آئے
اعجاز ترا بخشے پتھر کو بھی گویائی

اعجازؔ خدا سے یہ مانگی ہے دعا میں نے
اک اُنکی جھلک دیدے لے لے مری بینائی

کہاں روح الامیں ہیں اور کہاں ہُدہُد کی دربانی
کہاں سرکار کی مسند کہاں تختِ سلیمانی

بظاہر زیبِ تن پوشاک میں پیوند ہیں لیکن
ترے قدموں میں دارائی تری ٹھوکر میں سلطانی

کہاں ہے حسنِ یوسف اور کہاں حسنِ شہِ بطحا
وہاں تنہا زلیخا اور یہاں کونین دیوانی

ترے کردار اور گفتار کی عظمت کا کیا کہنا
حیاتِ طیبّہ ہے ہو بہو تفسیرِ قرآنی

نبوت کے دُر یکتا نہیں کونین میں تم سا
نہ سایہ آپ کا دیکھا نہ پایا آپ کا ثانی

اندھیری قبر کا خوف و خطر اعجاز ہو کیوں کر
لحد پُر نور کر دے گی مرے زخموں کی تابانی

غریبوں بیکسوں کے مونس و غم خوار کی خوشبو
معطّر کر گئی دنیا شہِ ابرار کی خوشبو

ابو بکر و عمر عثماں علی کی شان کیا کہنا
بسی ہے گلشنِ اسلام میں ان چار کی خوشبو

وظیفہ سورۂ واللیل کا کرتے ہیں ہم جس دم
ہمارے دل کو بہلاتی ہے زلفِ یار کی خوشبو

یہ مانا گلشنِ طیبہ سمندر پار ہے لیکن
لبھاتی ہے ہمیں اِس پار بھی اُس پار کی خوشبو

پہنچ کر باغِ طیبہ دیکھنا اعجاز چُن چُن کر
بسا لوں گا میں اپنے دل میں نوکِ خار کی خوشبو

سبحان اللہ نعتِ پاک کا اعجاز کیا کہنا
دماغ و دل معطّر کر گئی اشعار کی خوشبو

افضل و اعلیٰ گھرانوں میں گھرانہ آپ کا
ساری دنیا گنگناتی ہے ترانہ آپ کا

رحمتہ اللعالمیں کہہ کر خدائے پاک نے
کر دیا ہے رحمتوں کا کل خزانہ آپ کا

ہر نبی نے دی ہے مشکل میں دہائی آپکی
منسلک ہے ہر فسانے سے فسانہ آپ کا

بالیقیں عدل و مساوات و اخوّت کا نظام
ہر زمانے میں مثالی ہے زمانہ آپ کا

شانِ قدرت جھوم جائے پھول بن جائے کلی
دیکھتے ہی جانِ عالم مسکرانا آپ کا

آپ ہیں مختارِ کُل اور مفلس و نادار ہم
جھولیاں خالی ہماری اور خزانہ آپ کا

بے کس و مجبور کے ہمراہ یہ حسنِ سلوک
اپنے سینے سے یتیموں کو لگانا آپ کا

دم بخود ہے ساری دنیا دیکھ کر پتھر کے پھول
آپ کی معجز نمائی آپ کے جوہر کے پھول

بے سبب تارے فلک سے ٹوٹ کر گرتے نہیں
نذر کرتا ہے فلک سرکار کو اختر کے پھول

موت چاہے جس جگہ آئے کہیں مدفن بنے
میری تربت پہ پڑھیں بس اُنکے سنگِ در کے پھول

داغِ عصیاں کیلئے اشکِ ندامت چاہئے
کام آئیں گے بروزِ حشر چشمِ تر کے پھول

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف سرکارِ کل
میرے آقا' میری نعتیں ہیں دلِ مضطر کے پھول

خدمتِ سرکار میں تحفے درودِ پاک کے
بالیقیں اعجاز ہیں یہ روضۂ اطہر کے پھول

جہاں پہ ہونگی خدا کی باتیں جہاں پہ ذکرِ رسول ہوگا
وہاں پہ برسے گا ابرِ رحمت وہاں کرم کا نزول ہوگا

حضور کی پیروی ہے لازم وگرنہ سب کچھ فضول ہوگا
نہ کام آئے گا تیرا تقویٰ نہ تیرا سجدہ قبول ہوگا

خدا کا لطف وکرم جو چاہو تو دامن مصطفےٰ کو تھامو
اُدھر ہی ہوگی خدا کی رحمت جدھر خدا کا رسول ہوگا

نبی کا فرمان دین برحق نبی کی ہر اک ادا ہے سنت
یہی ہے اعمال کی کسوٹی اِسی سے رَدّ و قبول ہوگا

پہنچ کے اُس روضۂ حسیں پر سلام کے بعد نذرِ آقا
درودِ اقدس کی ہوگی چادر تو میری نعتوں کا پھول ہوگا

نہ کوئی اُترے گا اب صحیفہ نہ اب نبی کوئی آنے والا
امینِ اعجاز تا قیامت میرے نبی کا اُصول ہوگا

کچھ ایسا کام کر گئی غارِ حرا کی روشنی
پھیلی جہاں میں چار سُو شمعِ ھدیٰ کی روشنی

خواہاں جو کل تھے قتل کے وہ جانثار ہو گئے
دل میں سمائی اس طرح صلّے عَلیٰ کی روشنی

کفر کی سرکشی مٹی تیرہ شبی لرز اُٹھی
دنیا کو جگمگا گئی شمس الضحیٰ کی روشنی

رکھتے جو دل میں بیر ہوں اپنے ہوں یا کہ غیر ہوں
یکساں ہے سب کے واسطے اُنکی عطاء کی روشنی

ہر ہر قدم مصیبتیں ہر ہر قدم پہ امتحاں
مدھم نہ ہو سکی کبھی صبر و رضا کی روشنی

جس کو بھی قرب مل گیا اُس کا نصیب بن گیا
ذرّوں کو جگمگا گئی نعلینِ پا کی روشنی

دنیا میں قبر و حشر میں اعجازؔ ہر مقام پر
کام آئیگی حضور کی مدح و ثناء کی روشنی

قدرت کا وہ انمول نگینہ ہے مدینہ
خود اپنی مثال آپ مدینہ ہے مدینہ

ذرّے ہیں جہاں رشکِ گہر خاک ہے اکسیر
وہ شانِ کریمی کا دفینہ ہے مدینہ

یوسف کی زلیخائی بھی قربان ہے جس پر
کونین میں اک ایسی حسینہ ہے مدینہ

اللہ سے ملنے کا وسیلہ ہیں محمد
ساحل ہے اگر مکہ سفینہ ہے مدینہ

بٹتی ہے شب و روز جہاں دولتِ دارین
اللہ کی رحمت کا خزینہ ہے مدینہ

اُس ارضِ مقدّس ہی کو حاصل یہ شرف ہے
اس فرش پہ فردوس کا زینہ ہے مدینہ

اعجاز یہ آقا کے غلاموں کی ہے پہچان
دل گنبدِ خضرا ہے تو سینہ ہے مدینہ

وہ جس کی زیارت کو ترستے ہیں فرشتے
اعجاز مدینہ ہے مدینہ ہے مدینہ



یہ قرآں میں خود ہی رب بولتا ہے
انھیں کُل جہاں کا سبب بولتا ہے

پلا دیجئے جام کوثر کا آقا
دمِ نزع ہر تشنہ لب بولتا ہے

قبیلہ قریش ہاشمی خانداں ہے
محمد کا عالی نسب بولتا ہے

نہ پہنچے وہاں تک ابھی اہل دانش
جہاں سے وہ اُمّی لقب بولتا ہے

نہ اعجاز چھوٹے محمد کا دامن
دُعا میں یہ دستِ طلب بولتا ہے

کہاں وہ مشک و عنبر عطر اور چندن سے نکلیں گے
جو جھونکے خوشبوؤں کے آپکے روزن سے نکلیں گے

اُڑا لائی تھی جو بادِ صبا طیبہ کی گلیوں سے
پسینے کے وہی قطرے حسیں گلشن سے نکلیں گے

فروزاں دیکھ کر داغِ جگر میرے بنا پرسِش
فرشتے دم بخود ہو کر مرے مدفن سے نکلیں گے

نبوّت تو جوانی میں ملی لیکن پڑھو سیرت
سبھی اوصافِ حسنہ آپ کے بچپن سے نکلیں گے

چلو اعجاز اب چل کر وہیں طیبہ میں بس جائیں
نکل کر ہند سے کونین کی اُلجھن سے نکلیں گے

ملا ہے تیرہ زمانے کو یہ سراغِ رسول
نہ بجھ سکا نہ بجھے گا کبھی چراغِ رسول

لقب ہے اُمّی مگر فہم جس پہ ناز کرے
ہر ایک مسئلہ سُلجھا گیا دماغِ رسول

اِسی لئے اسے صدر شکِ خلد کہتے ہیں
خزاں کے خوف سے ناآشنا ہے باغِ رسول

اندھیری قبر کا خوف و خطر ہو کیوں مجھ کو
متاعِ نور ہیں دل میں متاعِ داغِ رسول

نزع کے وقت ہو جب تشنگی لبوں پہ مرے
خدا کرے مجھے مل جائے اک ایاغِ رسول

مقامِ سدرہ تو روحُ الامین کی حد ہے
بلند اوجِ خرد سے مقامِ احمد ہے

میں کیا کروں تری رعنائیوں کو اے جنّت
نگاہِ شوق کا مرکز تو سبز گنبد ہے

مدینہ اس لئے مرکز ہے شانِ رحمت کا
وہاں پہ سرورِ کون ومکاں کا مرقد ہے

یہ سن کے کانپ گئی کفر کی شبِ تاریک
جہاں میں شمعِ ہدایت کی آمد آمد ہے

ملا ہے فن کو جو اعجاز نعت گوئی کا
خدائے پاک کا مجھ پر یہ لطفِ بے حد ہے

درِ رسول کی ہر شئے ہے چومنے کیلئے
حرم شریف میں اعجاز سنگِ اسود ہے

اک نظر جس نے تمہیں عالی نسب دیکھ لیا
اُس نے تخلیقِ دو عالم کا سبب دیکھ لیا

صدق ایثار وفا عجز مرّوت اخلاص
ایک پیکر میں زمانے نے یہ سب دیکھ لیا

دعویٰ حُسن حسینانِ جہاں بھول گئے
تجھ کو جس روز سے اے ماہِ عرب دیکھ لیا

پھر وہ بیمار مسیحا سے بھی اچھا نہ ہوا
صرف اک بار ترا جس نے مطب دیکھ لیا

کھُل گئے فہم و فراست کے دریچے اس پر
اک نظر جس نے تمہیں اُمّی لقب دیکھ لیا

آپ کے در پہ ہی مانگے سے سِوا ملتا ہے
ہم نے پھیلا کے یہاں دستِ طلب دیکھ لیا

بے مثل دو جہاں میں ادائے رسول ہے
یوسف کا حُسن خود بھی فدائے رسول ہے

فرما دیا خُدا نے یہ قرآں میں صاف صاف
تخلیقِ کائنات بِنائے رسول ہے

نازل خدا نے آپ پہ کی آخری کتاب
قرآں ہمیں ملا یہ عطائے رسول ہے

اے کاش یہ خطاب ہو میرے نصیب میں
دنیا مجھے کہے یہ گدائے رسول ہے

ایسے میں کاش روح ہو پرواز مرحبا
اعجاز میرے لب پہ ثنائے رسول ہے

ہے روئے محمد کی تنویر نظاروں میں
ان کے ہی پسینے کی خوشبو ہے بہاروں میں

جو بات یہاں پائی طیبہ کی بہاروں میں
دیکھیں گے وہی رنگت جنت کے نظاروں میں

اس طرح نمایاں ہیں نبیوں میں شہِ بطحا
مہتاب درخشاں ہے جس طرح ستاروں میں

میں زائرِ طیبہ ہوں کیا روک سکے مجھ کو
اتنی تو نہیں جرأت طوفان کے دھاروں میں

صدیق و عمرؓ عثماں اور شانِ علی دیکھو
سرکارِ دوعالم کے اوصاف ہیں چاروں میں

تخلیقِ دو عالم کا سہرا ہے تمہارے سر
یہ بات درخشاں ہیں قرآن کے پاروں میں

موت حاصل ہو گر مدینہ کی
کون خواہش کریگا جینے کی

زندگی جی سکوں قرینے کی
لو لگائی ہے بس مدینے کی

سامنے ریگزارِ طیبہ کے
کوئی وقعت نہیں نگینے کی

ناخدائی رسولِ اکرم کی
ہے ضمانت مرے سفینے کی

عشقِ احمد کا ایسا جام ملا
اب تمنا نہیں ہے پینے کی

خوشبوئیں دہر میں جو بکھری ہیں
ہے عطا آپ کے پسینے کی

ان کی تقلید ہے امین اعجاز
چابی باغِ ارم کے زینے کی



کرم کی ایک نظر اب حضور ہو جائے
ہر ایک رنج والم دل سے دور ہو جائے

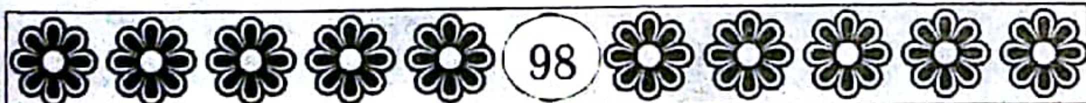
جو پیڑ تم نے لگایا تھا اپنے ہاتھوں سے
اُسی کی مجھ کو میّسر کھجور ہو جائے

ہم بھی ہیں تختۂ مشقِ ستم زمانے میں
حضور رحمتِ حق کا ظہور ہو جائے

خدارا کیجئے کرم ہم ستم کے ماروں پر
مصیبتوں کا یہ دریا عبور ہو جائے

جو بوبکر عمر عثماں علی نے پی تھی کبھی
اسی شراب کا ہم کو سُرور ہو جائے

خدا بھی ایک ہے قرآن بھی رسول بھی ایک
ہماری قوم کو حاصل شعور ہو جائے





بچپن پیری اور جوانی کی خوشبو
یکساں تیری ساری کہانی کی خوشبو

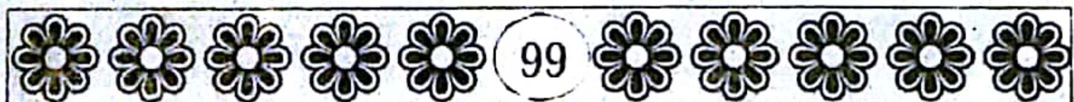
ہوتے رہیں گے لوگ مُعطّر محشر تک
اللہ اللہ تیری نشانی کی خوشبو

دیکھا نہیں ہے صرف پڑھا ہے میں نے تجھے
سبحان اللہ تیری کہانی کی خوشبو

طرزِ تکلّم ہے تیرا مشہورِ جہاں
پنہاں ہے الفاظ و معانی کی خوشبو

زلف معطّر رشکِ مشک و عنبر ہے
شرمندہ ہے رات کی رانی کی خوشبو

جنبشِ لب سے کھلتی کلیاں مانگیں بھیک
ایسی ہے اعجاز بیانی کی خوشبو



سبز گنبد کے مکیں میرے نبی
مالکِ خُلدِ بریں میرے نبی

پیکرِ بشری میں ہیں خیرُالبشر
نورِ حق نورِ مبیں میرے نبی

مرحبا تاجِ شفاعت کے امیں
ہیں شفیع المذنبیں میرے نبی

حُسنِ یوسف حسن پہ خود قربان ہے
دہر میں سب سے حسیں میرے نبی

مسجدِ اقصیٰ ہے شاہد پوچھ لو
ہیں امامُ المرسلیں میرے نبی

یہ شرف بخشا خدائے پاک نے
رحمتُ اللعالمیں میرے نبی

جھوم اُٹھا چوم کر نعلین کو
پہنچے جب عرشِ بریں میرے نبی

بخش دیجئے آگہی اعجاز کو
اے سراجُ السالکیں میرے نبی



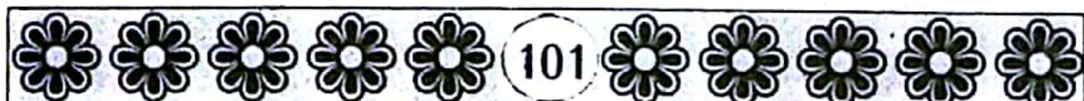
جو رہگذارِ نبی کا غبار ہو جاؤں
مہ و نجوم کی صف میں شمار ہو جاؤں

مرے خدا مجھے پَر دیدے عشقِ احمد میں
ہوا کے دوش پہ میں بھی سوار ہو جاؤں

نہ آؤں گا میں پلٹ کر کبھی اُدھر سے اِدھر
اگر اِدھر سے اُدھر ایک بار ہو جاؤں

تمہارے دَر کی غلامی اگر مجھے مل جائے
زمانے بھر کے لئے باوقار ہو جاؤں

ہر ایک اشک ہو صد رشکِ گوہرِ نایاب
نبی کے ہجر میں گر اشکبار ہو جاؤں



نسیمِ صبح مدینے سے ہو کے آتی ہے
پھر اس کے بعد شگوفے نئے کھلاتی ہے

کھرے اُترتے ہیں ہر دور میں غلامِ نبی
مگر یہ دنیا ہمیں پھر بھی آزماتی ہے

سُراقہ کسریٰ کے کنگن ہیں تیرے ہاتھوں میں
رسولِ پاک کی ہر بات رنگ لاتی ہے

جہاں بھی ذکرِ شہِ مشرقین ہوتا ہے
جگہ وہ صدیوں مہکتی ہے جگمگاتی ہے

یہ دہر و قبر ہی کیا ہے بروزِ محشر بھی
رسولِ پاک کی نسبت ہی کام آتی ہے

خدارا لیجیے اعجازِ مضطرب کی خبر
تمہاری آس میں ہر سانس آتی جاتی ہے

نازل خدا نے آپ پہ قرآن کردیا
یعنی سبھی رسولوں میں ذیشان کردیا

غربت میں کاٹ کر مرے آقا نے زندگی
ہر مرحلہ حیات کا آسان کردیا

پیدا کیا جو اُمتِ خیر الانام میں
کتنا بڑا خدا نے یہ احسان کردیا

کہہ کر خدا نے شافعِ محشر حضور کو
ہم عاصیوں کا ان کو نگہبان کردیا

مجھ پر بڑا کرم ہے رسولِ کریم کا
جو مقتدیٔ حضرتِ حسّان کردیا

اعجاز اسقدر ہوئے اشعار کے نزول
عشقِ نبی نے نعت کا دیوان کردیا

جس سمت دیکھو رحمتِ حق کا نزول ہے
طیبہ مقدسہ ہے یہ شہرِ رسول ہے

خوشبوئے زلفِ یار فضا میں شمول ہے
کانٹے ہیں مشک بار تو پھر پھول پھول ہے

حق سے پھریں بلال یہ کوشش فضول ہے
عشقِ نبی میں ساری اذیت قبول ہے

ہر لاعلاج درد کا ہے شرطیہ علاج
اکسیر میرے آقا کے کوچے کی دھول ہے

پھیلی ہوئی ہیں اُنکے پسینے کی خوشبوئیں
طیبہ کی سرزمیں پہ مہکتا ببول ہے

پھر کون روک پائے گا جب وہ بلائیں گے
اعجاز مفلسی کا یہ رونا فضول ہے

آقا کا آنیوالا ہے اک روز یہ پیام
اعجاز چل مدینہ تو کیونکر ملول ہے

خاک درِ حضور کو ماتھے پہ مل کے آ
جا روضۂ رسول پہ قسمت بدل کے آ

جس جس جگہ حضور کے نقش قدم ملیں
بے اختیار چوم کے اور سر سے چل کے آ

لغزش یہاں ہوئی تو ہوئی آخرت خراب
ہر ایک گام سوچ سمجھ کر سنبھل کے آ

سب جھوٹی پارسائی ریاکاری چھوڑ کر
اپنی انا کے خول سے باہر نکل کے آ

دربارِ شہر یارِ مدینہ ہے ہوشیار!
آنکھوں میں اشک عجز و ندامت میں ڈھل کے آ

آئے گا لطف حج و زیارت کا تب کہیں
اعجاؔز سوزِ ہجر میں تپ تپ کے جل کے آ

نصیب والوں نے پایا کمال کا صدقہ
مرے حضور کے اہل وعیال کا صدقہ

خدا کے دین کی عظمت کا جب خیال آیا
نبی نے دے دیا خود اپنی آل کا صدقہ

گُلوں کو چاند ستاروں کو رب نے بخشا ہے
مرے رسول کے حسن و جمال کا صدقہ

خدا کے لطف و کرم سے وہ بے مثال ہوا
ملا ہے جس کو بھی اُس بے مثال کا صدقہ

نہ دن نکلتا نہ ڈھلتی یہ شب کی تاریکی
نمودِ صبح ہے حضرت بلال کا صدقہ

یہ میرا فن نہیں اعجاز ہے تصور کا
ہے نعتِ پاک اُن ہی کے خیال کا صدقہ

اُنکے آنے کی جسدم خبر ہوگئی
چھٹ گئی تیرگی اور سحر ہوگئی

جسمِ اطہر ڈھلا پیکرِ نور میں
آپ کی ذات خیرُ البشر ہوگئی

خاتمُ المُرسلیں خاتمُ الانبیاء
ختم پیغمبری آپ پر ہوگئی

جھوم کر ابرِ رحمت برسنے لگا
جس طرف وہ کرم کی نظر ہوگئی

چاند پر پہنچا انساں مشیّت تھی یہ
اس سے تصدیقِ شق القمر ہوگئی

گذرے اعجاز جس سمت سے شاہِ دیں
رشکِ فردوس وہ رہگذر ہوگئی

معظّم مکرّم محمد ﷺ محمد ﷺ

تمہیں فخر آدم محمد ﷺ محمد ﷺ

یتیموں کے والی ضعیفوں کے حامی

غریبوں کے ہمدم محمد ﷺ محمد ﷺ

تمہیں دستِ قدرت کا شہکار بھی ہو

تمہیں جان عالم محمد ﷺ محمد ﷺ

شب و روز آقا تمہیں ڈھونڈتی ہے

میری چشمِ پرنم محمد ﷺ محمد ﷺ

ہو پیشِ نظر آپ کا سبز گنبد

نکل جائے یہ دم محمد ﷺ محمد ﷺ

تمہیں ابتداء ہو تمہیں انتہا ہو

رسولِ معظم محمد ﷺ محمد ﷺ

مرے دل کی دھڑکن سے اعجاز ہر پل

صدا آئے پیہم محمد ﷺ محمد ﷺ

اس واسطے ہم جشنِ میلاد مناتے ہیں
سرکار کا کھاتے ہیں سرکار کی گاتے ہیں

پیشانی کو پیروں کے تلووں سے لگاتے ہیں
یوں نیند سے آقا کو جبریل جگاتے ہیں

سرکار کی چوکھٹ پر سر اپنا جھکاتے ہیں
بگڑی ہوئی قسمت کو پل بھر میں بناتے ہیں

سو بار پہنچنے کی وہ آرزو کرتے ہیں
اک بار مدینے سے جو لوٹ کے آتے ہیں

چالیس نمازیں جو پڑھتے ہیں مدینے میں
اللہ کی رحمت کی بارش میں نہاتے ہیں

قرآن کا آئینہ کردارِ محمد ہے
ہم نعت میں قرآں کی تفسیر سناتے ہیں

بُوریا نشین تیری شان سب سے عالی ہے
بادشاہ سے بڑھکر تیرا ہر سوالی ہے

خلد کا تصوّر بھی دل کو اب نہیں بھاتا
جب سے میری آنکھوں میں وہ سنہری جالی ہے

جن کے در کی دربانی جبرئیل کرتے ہیں
میرے کملی والے کا وہ مقام عالی ہے

میں نے خاکِ طیبہ کو مَل لیا ہے ماتھے پر
یعنی بگڑی قسمت خود ہاتھ سے بنالی ہے

شانِ شاہِ بطحا کی کیا مثال دوں اعجازؔ
ان کی مثل کیا جن کا اُمّتی مثالی ہے



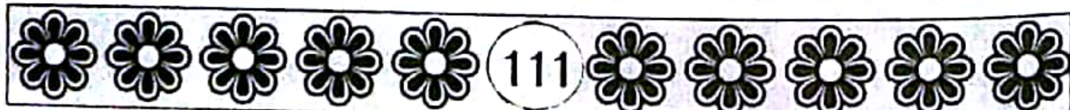
سرکار کی الفت سے روشن میرا سینہ ہے
بے مثل انگوٹھی ہے انمول نگینہ ہے

جنّت کے نظاروں کی تعریف نہ کر رضواں
اس وقت نگاہوں میں گلزارِ مدینہ ہے

طوفانو! جھکالو سر تعظیم کرو موجو!
میں زائرِ طیبہ ہوں یہ میرا سفینہ ہے

برسات کا موسم ہو گرمی ہو کہ سردی ہو
طیبہ میں تو رحمت کے ساون کا مہینہ ہے

اکسیر وہاں مٹی ذرّات گہر پارے
بکھرا ہوا طیبہ کی گلیوں میں خزینہ ہے



اللہ سے ملنے کا سرکار وسیلہ ہیں
گلیوں میں مدینے کی اک عرش کا زینہ ہے

اعجازؔ مہکنے کا انداز ملا اُس کو
جس چیز کی قسمت میں آقا کا پسینہ ہے

ہے موت وحیات اُنکی جو ساکنِ طیبہ ہیں
اعجازؔ یہاں رہ کر مرنا ہے نہ جینا ہے

یا رب تصورات کو اتنی رسائی دے
ہر شئے میں مجھ کو گنبدِ خضرا دکھائی دے

مخصوص تھا جو حضرتِ حسان کے لئے
مجھ کو وہی قلم دے وہی روشنائی دے

عشقِ نبی میں دل مرا دھڑکے کچھ اسطرح
دھڑکن سے مجھ کو لفظِ محمد سُنائی دے

مجھ کو نہیں ہے تختِ سلیماں کی آرزو
اللہ بس حضور کی ٹوٹی چٹائی دے

اعجازؔ سوزِ ہجر میں کب تک جلا کرے
لِللہ اب تو قیدِ الم سے رہائی دے

نامِ رسولِ پاک جو منھ سے نکل گیا
طوفان مشکلات کا اک پل میں ٹل گیا

اُسکے قدم پہ سر کو جھکاتے ہیں تاجور
نقشِ قدم پہ آپ کے جو شخص چل گیا

جب واسطہ نبی کا براہیم نے دیا
نمرود دیکھتا رہا نقشہ بدل گیا

رحمت لقب کے روئے منور کو دیکھ کر
تیرہ شبی کا وقت کے ماتھے سے بل گیا

اعجاز فیضِ عام ہے ہر ایک کے لئے
اُس در پہ جو گرا وہ یقیناً سنبھل گیا

گیت

مالکِ دو جہاں مونس بیکساں
سب کے حاجت روا ہو تم رحمتِ کبریا ہو تم

ظلم کی آندھیاں سر اُٹھانے لگیں
کفر کی بدلیاں ہوش اُڑانے لگیں
سخت مشکل ہے آقا بچا لیجئے
صرف اک آسرا ہو تم رحمتِ کبریا ہو تم

غم کا طوفان ہے پُر خطر ہے بھنور
کیجئے چشمِ رحمت شہہ بحر و بر
کشتیٔ نوح کو پار جس نے کیا
ہاں وہی ناخدا ہو تم رحمتِ کبریا ہو تم

دیکے صدقہ تمہارا جو مانگیں دعا
غیر ممکن نہ ہو وہ قبولِ خدا
جس سے راضی ہوا ہے خدا یا نبی
رب کی وہ ہی رضا ہو تم رحمتِ کبریا ہو تم

خالی لوٹا نہ در سے تمہارے کوئی
مانگنے سے سوا دے دیا یا نبی
جس پہ آقا سخاوت کو خود ناز ہے
شاہِ جود و سخا ہو تم رحمتِ کبریا ہو تم

در پہ اعجاز کو اب بُلا لیجئے
پیاس نظروں کی آقا بجھا دیجئے
اب سنبھالے سنبھلتا نہیں ہے یہ دل
دردِ دل کی دوا ہو تم رحمتِ کبریا ہو تم

روضۂ انوار پر صدقے اُتر کر چاندنی
اُوج پر کرتی ہے خود اپنا مقدّر چاندنی

سبز گنبد کی بلائیں لیکے اکثر چاندنی
جالیوں کو چوم لیتی ہے مچل کر چاندنی

چاندنی میں دیکھ لو جیسے لگے ہیں چاند چار
آرہی ہے خاکِ طیبہ سے نہا کر چاندنی

نور کی خیرات دیتیں ہیں سنہری جالیاں
مانگتی ہے بھیک جب پھیلا کے چادر چاندنی

جب رخِ سرکار کا صدقہ ملا ہے تب کہیں
چاند کا چمکا مقدّر پھیلی گھر گھر چاندنی

بالیقیں سرکار کے جلوؤں کے سب محتاج ہیں
چاہے وہ خورشید ہو یا ماہ و اختر چاندنی

آپ نے اعجازؔ لکھی چاندنی کچھ اِسطرح
چاند خود بولے سبحان اللہ سن کر چاندنی

تحفۂ لاجواب لائے ہیں
حق سے اُمّ الکتاب لائے ہیں
آپ سارے ہی عالموں کیلئے
رحمتوں کا سحاب لائے ہیں
ہر زمانہ تھا منتظر جس کا
آپ وہ انقلاب لائے ہیں
تا قیامت اُٹھیں گے جتنے سوال
پیشگی سب جواب لائے ہیں
حشر تک جو نہ ہو سکے معزول
آپ ایسا نصاب لائے ہیں
اپنے ہمراہ آمنہ کے لعل
نعمتیں بے حساب لائے ہیں
ہیں مُعلّم تمام عالم کے
اور اُمّی خطاب لائے ہیں
رسمِ دختر کشی کی لعنت کا
آپ ہی سدِ باب لائے ہیں

نبی کے عشق کا جس شخص کو آزار ہوتا ہے
گناہوں کے بھنور سے اُسکا بیڑا پار ہوتا ہے

سِوا اللہ کے وہ غیر کو سجدہ نہیں کرتا
کہ دیوانہ محمد کا بڑا ہوشیار ہوتا ہے

وہی اوقات تو بس حاصل صد زیست ہوتے ہیں
نظر کے سامنے جب روضۂ انوار ہوتا ہے

خدا کا شکر کرتے ہیں ادا اللہ کے دلبر
خدا سے بخششِ امت کا جب اقرار ہوتا ہے

نبی کی بات پہ لبیک کہنا اصل ایماں ہے
جو منکِر ہے زمانے میں ذلیل و خوار ہوتا ہے



یٰسین و طٰہٰ

نبی کے در سے اگر سلسلہ نہیں ملتا
قسم خدا کی خدا کا پتہ نہیں ملتا

زمانہ جہل کی تاریکیوں میں کھو جاتا
تمہارا نور جو نورُالہدیٰ نہیں ملتا

وسیلہ آپ کا ہوتا نہ گر شریکِ دعا
تو مانگنے سے ہمیں مدّعا نہیں ملتا

نہ ہوتی شمع ہدایت کی ضوفشانی اگر
بھٹکتے رہتے کبھی راستہ نہیں ملتا

دکھاتا کون ہمیں راہِ مستقیم اعجازؔ
مدینے والا اگر رہ نما نہیں ملتا



مرے آغاز سے پہلے مرا انجام لکھ دینا
کتابِ زندگی پر آپ اپنا نام لکھ دینا

دمِ سکرات جب میرا کلیجہ منھ کو آجائے
سلگتی تشنگی پر اک مبارک جام لکھ دینا

مدینہ مجھ کو بُلوا کر خدارا شاہِ بحر و بر
وہیں پر میری صبحِ زندگی کی شام لکھ دینا

یہی حسرت ہے سینے میں بنے تربت مدینے میں
حضور اس ارمغانِ نعت کا انعام لکھ دینا

بروزِ حشر جب پیشِ خدا ہوں شافعِ محشر
غلاموں میں امین اعجاز کا بھی نام لکھ دینا

جو لوگ بسا لائے طیبہ کو نگاہوں میں
ہر وقت وہ رہتے ہیں رحمت کی پناہوں میں

کل تک جنہیں تکتی تھی یہ دنیا حقارت سے
توقیر ملی ان کو اسلام کی باہوں میں

سرکارِ دو عالم کی پاکیزہ ہدایت سے
رہبر بنے دنیا کے، بھٹکے ہوئے راہوں میں

اسلام کی کشتی کے ملاّح وہ کہلائے
ڈوبے ہوئے رہتے تھے کل تک جو گناہوں میں

ٹھکرا کے شہنشاہی اپنایا فقیری کو
اسلام کا جذبہ جب پیدا ہوا شاہوں میں

گیت

شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ نورالہدیٰ خیرالوریٰ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّد نَا مُوْلَانا

یہ معجزہ بھی ہے مشہور شاہِ بطحا کا
کہ ایک روز ابو جہل نے نبی سے کہا
خدا کے آپ ہیں سچّے نبی تو بتلائیں
یہ میری مٹّھی میں کیا ہے حضور فرمائیں
یہ سنکے ایک اشارہ کیا بحکم خدا
تو جھوم جھوم کے ہر ایک کنکری نے کہا
نورِ مبیں سرورِ دیں سب سے حسیں ثانی نہیں
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّد نَا مُوْلَانا

نبی کا ذکر ہے قرآن کے سپاروں میں
نبی کا نور ہے مہتاب میں ستاروں میں

نبی کا حسن سبھی دلنشیں نظاروں میں
نبی کا رنگ ہے رنگین لالہ زاروں میں
بصد خلوص بصد احترام بھیجا ہے
خدا نے میرے نبی پر سلام بھیجا ہے
ارض و سماء کون و مکاں فخرِ جہاں ہیں مدح خواں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُوْلَانَا

زمانے بھر کیلئے فیضِ عام جاری ہے
درِ نبی پہ شہنشاہ بھی بھکاری ہے
وہاں پہ جلوہ نما ہیں تجلّیاں رب کی
درِ رسول پہ بھرتی ہیں جھولیاں سب کی
مراد مند جو اپنی مراد پاتے ہیں
تو سب کے سب ہی اعجاز گنگناتے ہیں
شاہِ عرب محبوبِ رب عالی نسب کہتے ہیں سب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُوْلَانَا



گیت

آمنہ بی کے راج دُلارے عبداللہ کے لعل
تمہرا نہ ثانی اور نہ سایہ نہ تو کوئی مثال

صورتیا ہے ایسی پیاری یوسف بھی سو جان سے واری
تم پہ نچھاور دنیا ساری دنیا ساری
پاؤں کے ناخن کی کترن سے شرمندہ ہے ہلال

تمہرے نور سے جگ ہے روشن تمہری خوشبو چندن چندن
تمہری رنگت گُلشن گلشن گلشن گلشن
اپنے خدا سے تم کے ملا ہے ایسا حُسن و جمال



آپ جو آئے دین کے رہبر　　دیکھا زمانے نے یہ منظر
جھوٹے خدا سب گرے زمیں پر گرے زمیں پر
باج گوا توحید کا ڈنکا　　کٹ گوا کفر کا کال

پتھر بھی گویائی پائے　　ڈوبا سورج واپس آئے
چاند بھی دو ٹکڑے ہو جائے ٹکڑے ہو جائے
جیسی نرالی شان ہے تمہری　　ویسا نرالا کمال

نورانی معراج کی رتیا　　بھئی لی جب اللہ سے بتیا
یاد رہی عاصی اُمتیاّ　عاصی اُمتیاّ
اُمّت کی بخشش کا تُم کے　　رہا وہاں بھی خیال

آمنہ بی کے راج دُلارے　　عبداللہ کے لعل
تمہرا نہ ثانی اور نہ سایہ　　نہ تو کوئی مثال

رسولِ اکرم حبیبِ داور درود تم پر سلام تم پر
سراپا رحمت شفیعِ محشر درود تم پر سلام تم پر

تمہی یتیموں کے ہمنوا ہو تمہی ضعیفوں کا آسرا ہو
غریب و بیکس کے بندہ پرور درود تم پر سلام تم پر

تمہاری ہر اک ادا ہے پیاری فدا ہے خود جس پہ رب باری
ہے شکر لب پر شکم پہ پتھر درود تم پر سلام تم پر

کسی نے جب بھی تمہیں پکارا دیا ہے بڑھکر اسے سہارا
سراپا لطف و کرم کے پیکر درود تم پر سلام تم پر

مٹا دی رسمِ منات تم نے دکھائی راہِ نجات تم نے
تمہی ہو ہادی تمہی ہو رہبر درود تم پر سلام تم پر

نہ غزنوی نہ ایاز کوئی نہ رہ سکا امتیاز کوئی
تمہارے نزدیک سب برابر درود تم پر سلام تم پر

تمہی ہو اوّل تمہی ہو آخر تمہی ہو باطن تمہی ہو ظاہر
سراپا شانِ خدا کے مظہر درود تم پر سلام تم پر

تمہاری اے بیکسوں کے والی جُدا سبھی سے ہے شانِ عالی
کھجور کی اک چٹائی بستر درود تم پر سلام تم پر

کرم ہو اعجاز پر خدارا دِکھا دو روضہ وہ پیارا پیارا
پڑھے وہاں پر یہ سر جھکا کر درود تم پر سلام تم پر

حرفِ دُعا

ب کہتے ہیں کہ اُردو میں غزل کہنا جتنا آسان ہے اتنا ہی دوسری اصنافِ سخن میں طبع
مشکل ہے شاید یہی وجہ ہے کہ اُردو کے تمام عظیم شعراء میں جنہوں نے غزل کے میدان
ت کے جھنڈے گاڑے ان میں صرف سوداؔ اور ذوقؔ ہی نے قصیدے کے فن میں اپنی
اور میر انیسؔ نے مرثیہ کے فن میں اپنے بے پناہ جوہر دکھائے۔ دیگر اکابرہ میں میرؔ
آتش، ناسخ، انشاءؔ اور مصحفیؔ سے لے کر موجودہ دور کے اہم غزل گو شاعروں تک بھی
گوں صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اُردو غزل کو دُنیا کے ادبِ عالیہ سے آنکھ ملانے کے
۔ اقبال کی اپنی ایک الگ دُنیا ہے اور اس کی آفاقی شاعری میں تمام اصنافِ سخن کا وہ
ج ہے کہ آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

میاب دید بھی محروم دید بھی ‏ ‏ ‏ ‏ جلوؤں کے اژدحام نے حیراں بنا دیا

وئی بھی اُردو شاعری کی اہم کڑی ہے اسے ایک مستقل صنفِ سخن کی حیثیت سے پرکھنا
سان نہیں لیکن نعت گوئی کے دشوار گذار میدان میں معرکہ آرائی کرنا بڑے حوصلے اور
نی ہے اور یہ سعادت معدودے چند لوگوں کے نصیب میں ہوتی ہے۔

جاز صاحب کا یہ نعتیہ مجموعہ ان کی اس ہمتِ دشوار پسند کا غماز ہے یہ امر قابلِ توجہ کے
س مرحلے کو یونہی نہیں طے کر لیا بلکہ اس وادیٔ پُرخار میں قدم رکھنے سے پہلے اقلیم شاعری
صحرا میں کئی جرأت آزما سفر کیے جن کی روداد اُن کے کلام میں مختلف پیرایوں میں بیان کی
ہ ایک پُرگو شاعر ہیں میں اُنہیں بسیار گو اس لیے نہیں کہہ سکتا کہ ان کے سارے کلام میں
ی بسیار" والی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ اعجازِ فکر، صحرا کی پیاس، زیتون کی ٹہنی اور نعتیہ مجموعہ "م"
ں کے بعد اب یہ ان کا پانچواں دیوان زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہا ہے اس پانچویں مجموعہ کا
ں نے **"یٰس و طٰہٰ"** رکھا ہے جو اپنے اندر ایک انفرادیت لیے ہوئے ہے۔

عجاز کے کلام میں سادگی اور پرکاری ہے الفاظ و تراکیب کی گھن گرج اور ضائع اور بدائع
ام سے اُنہیں کوئی غرض نہیں وہ زیادہ التزام مرصع کاری کا بھی نہیں کرتے۔ وہ جانتے
ں ذاتِ اقدس کی مداح میں وہ رطب اللسان ہیں وہ ماہ و انجم سے زیادہ درخشاں اور
ہے رسالت مآب ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی تجلیات کو صفحۂ قرطاس پر بکھیرنے کی کوشش کرنا
سافر کے لیے جادۂ منزل ہے اور اس راستے پر چلنا بذاتِ خود ایک منزل ہے۔

ھتا ہے تو راز ہے زندگی ‏ ‏ ‏ ‏ فقط ذوقِ پرواز ہے زندگی

ں اس منزل کی جانب گامزن ہونے پر جناب **آمین اعجاز** صاحب کو اپنی نیک
ت پیش کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ ربّ الارض والسماوات ان کے اس سفر میں اُنہیں
رم رکھے۔ (آمین)

جدھر بھی دیکھوں منظر تیرے ہیں ‏ ‏ ‏ ‏ پیاس مری اور سارے سمندر تیرے ہیں

عرفان فقیہ نظام پورہ، بھیونڈی

محمد آمین اعجاز کی شاعری بلاشبہ اس صدی کی ہم سفر ہے، ا
صحرا کی پیاس ، زیتون کی ٹہنی ، نعتیہ مجموعہ ''م'' کے بعد موصوف ایک اور نعتیہ
''**یٰسٓ و طٰہٰ**'' لے کر حاضر ہیں، کہتے ہیں اُردو شاعری میں نعت گوئی میں طبع
ذرا مشکل ہے۔ کیونکہ تھوڑی سی عدم توجہی سے جہاں معنی و مطلب بدل جاتے ہیں
نعت کا مقصد فوت ہوتے دیر نہیں لگتی، لیکن **آمین اعجاز** صاحب کو یہ اعزا
ہے کہ وہ نعت گوئی میں کمال درجہ کی عبوریت رکھتے ہیں۔ آج کا ہندوستانی مسلمان
طرح جنون، بنیاد پرستی اور تفریقی سیاست کے سامنے چراغِ اَنا جلائے ہوئے
آمین اعجاز صاحب کی نعتیہ شاعری ایک نئی راہ دکھانے کیلئے کافی ہے
آمین اعجاز صاحب کی شاعری کی یہ طبع آزمائی نہ صرف سنّت رسول ﷺ پر مبنی۔
ایک طرح سے انداز دُعائیہ ہے۔ کیونکہ دُعائیں قوموں کی تقدیر سنوار دیتی ہیں
ساری نعت شریف سے شاعر کی سراپا نیازی و عشق، دردمندی، خلوص کے ساتھ پر
بہر حال محسوس کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ اُنہوں نے عرض کیا ہے کہ

دُعاؤں میں اِدھر ہم واسطہ دیتے ہیں آقا کا
اُدھر سارے فرشتے عرش پر آمین کہتے ہیں

الفاظ اور لہجہ میں جذبات کی گلکاری کا نام شاعری ہے۔ لیکن نعت گوئی کا مرحلہ
میں فکر و آگہی، جذبات و احساسات کے ساتھ ساتھ والہانہ عشق جب تک نہ ہو کلا
جاتی رہتی ہے۔ الفاظ کی صناعی اور ظاہری تام جھام سے قطع نظر دِلوں سے نکلنے وا
کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی کو **آمین اعجاز** صاحب نے اس
ہے۔ جو ایک کامیاب ترین کوشش ہے۔

میں اپنی جانب سے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے دُعا گو ہوں
پروردگار **آمین اعجاز** صاحب کو رسولِ اقدس ﷺ کی مدح سرائی کے
کی ہر راہ پر گامزن رکھے کہ دُنیا و آخرت کی کامیابی اِسی میں پوشیدہ ہے۔

ڈاکٹر احمد ر
مدیر شاہنامہ، مالیگا

